

روزنامہ

ناندیڑ ٹائمز

NANDED TIMES URDU DAILY

www.nandedtimes.blogspot.com

RNI NO : MAHURD/2010/33832 R.No.106389/2010

Editor : Muntajibuddin Muneeruddin

Post R.No G-2/NND/RNP-371/2021-2023

ایڈیٹر : منتجب الدین منیرالدین

Vol No.(14) Issue No.(179) Fri 24 Nov 2023 Pages (4) ₹ 2

جلد(14) شمارہ (179) صفحات(4) قیمت 2 روپے بروز جمعہ ۲۴/نومبر ۲۰۲۳ء مطابق ۹/جمادی الاول ۱۴۴۵ھ



لوک سبھا الیکشن کے بعد تفتیشی ایجنسیاں اپوزیشن کے بجائے بی جے پی کو نشانہ بنائیں گی: ممتا بنرجی



کولکتہ (ایجنسی) ممتا بنرجی نے کہا کہ مرکزی تفتیشی ایجنسیاں جو ابھی اپوزیشن لیڈران کو نشانہ بنا رہی ہیں 2024ء کے لوک سبھا الیکشن کے بعد بی جے پی کو نشانہ بنائیں گی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مرکز کی بی جے پی حکومت کے پاس صرف 3 مہینے ہیں۔ ممتا بنرجی نے نیتاجی انڈور اسٹیڈیم میں ٹی ایم سی کے لیڈران سے خطاب کرتے ہوئے ممتا نے مزید کہا کہ ان کی پارٹی کے لیڈران کی مختلف معاملات میں گرفتاری، لوک سبھا رکن مہوا مترا کو بے دخل کرنے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے لیکن یہ انتخابات سے پہلے ان کی مدد کرے گا۔ ممتا بنرجی نے تفتیشی ایجنسیوں کے تعلق سے کہا کہ جو تفتیشی ایجنسیاں ابھی اپوزیشن لیڈران کو نشانہ بنا رہی ہیں وہی 2024ء کیلوک سبھا الیکشن کے بعد بی جے پی کو نشانہ بنائیں گی۔ انہوں نے دعویٰ کرتے ہوئیکہا کہ بی جے پی کے اقتدار والی مرکزی حکومت ریزرویشن کو ختم کرنا چاہتی ہیں لیکن وہ اس کی سخت مخالفت کریں گی۔ بی جے پی اقلیتی طبقے کو ریزرویشن دینے کے بھی خلاف ہیں لیکن ہم انہیں او بی سی کوٹہ کے تحت ریزرویشن دیں گے۔ ممتا نے الزام عائد کیا کہ ریلوے اسٹیشن سے کرکٹ اسٹیڈیم تک ملک کو ''زعفرانی'' کرنے کا کام تیزی سے جاری ہے۔ ٹی ایم سی کی سربراہ نے دعویٰ کیا کہ اگر ورلڈکپ کا میچ احمد آباد کے بجائے ممبئی یا کولکاتا میں کھیلا جاتا تو ہندوستان ورلڈکپ جیت جاتی۔ ہندوستانی کرکٹ ٹیم نے تمام میچ جیتے صرف ایک میچ میں ہار گئی جس میں گناہ گاروں نے شرکت کی تھی۔ انہوں نے ملک کی معیشت کیلئے بھی مرکز کونشانہ بناتے ہوئے کہا کہ بینکنگ سیکٹر مایوس کن حالت میں ہے جبکہ پی ایس یو فروخت کئے جا رہے ہیں۔ ملک میں بے روزگاری کی شرح میں حد درجہ اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے مغربی بنگال کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ مغربی بنگال سرمایہ کاری کیلئے ایک بہترین مقام بنتا جا رہا ہے۔ تمام بڑی آئی ٹی کمپنیاں کولکاتا کے سیلیکون ویلی پروجیکٹ کیلئے سرمایہ کاری کررہی ہیں۔

حماس حامیوں پر جرمن پولیس نے کسا شکنجہ، کئی مقامات پر چھاپہ ماری

برلن (ایجنسی) ایک طرف حماس اور اسرائیل کے درمیان غزہ میں جاری لڑائی کو نرم کرنے کے مقصد سے جنگ بندی کی کوششیں ہو رہی ہیں، اور دوسری طرف جرمنی میں حماس حامیوں کے خلاف سخت اقدام کیے جانے کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ حماس کی حمایت میں کسی بھی سرگرمی پر رسمی پابندی کے بعد جمعرات کی صبح سینکڑوں پولیس افسران نے جرمنی میں حماس کے اراکین اور حامیوں کی ملکیتوں کی تلاشی لی۔ قابل ذکر ہے کہ جرمن حکومت نے 2 نومبر کو حماس حامیوں پر پابندی نافذ کیا اور سیمیڈون نامی گروپ کو تحلیل کر دیا۔ موصولہ جانکاری میں بتایا گیا کہ یہ گروپ 7 اکتوبر کو اسرائیل پر حماس کے ذریعہ کیے گئے حملے کا برلن میں جشن منا رہا تھا۔ جرمنی کی گھریلو خفیہ سروس کا اندازہ ہے کہ ملک میں حماس کے تقریباً 450 اراکین ہیں۔ ان کی سرگرمیاں ہمدردی کا اظہار اور تشہیری سرگرمیوں سے لے کر بیرون ممالک میں تنظیم کو مضبوط کرنے کے لیے مالی فنڈنگ کی سرگرمیوں تک ہوتی ہے۔ جرمنی کی وزیر داخلہ نینسی فیسر کا اس پورے معاملے میں کہنا ہے کہ ''ہم کٹر اسلام پسندوں کے خلاف اپنی لگاتار کارروائی جاری رکھ رہے ہیں۔'' انھوں نے مزید کہا کہ حماس اور سیمیڈون پر پابندی عائد کر کے ہم نے واضح اشارہ دیا ہے کہ ہم اسرائیل کے خلاف حماس کی بربریت کو قطعاً برداشت نہیں کریں گے۔ جرمنی کی وزارت داخلہ نے تازہ چھاپہ ماری سے متعلق ایک بیان میں یہ کہا کہ ''یہ چھاپے، جو بیشتر برلن میں ہوئے، پابندیوں کو نافذ کرنے اور گروپوں کی آگے کی جانچ کرنے کے لیے کیے گئے تھے۔'' بتایا جا رہا ہے کہ برلن اور لوور سیکسونی، نارتھ رائن-ویسٹ فیلیا اور شلیسوگ-ہولسٹین ریاستوں میں مجموعی طور پر 15 ملکیتوں کی دریافت کی گئی ہے۔ تنہا برلن میں 300 سے زیادہ پولیس افسران نے ثبوت اور ملکیتیں ضبط کرنے کے لیے 11 مقامات پر تلاشی لی۔ ان میں سے 7 کا تعلق حماس سے اور 4 کا تعلق سیمیڈون سے تھا۔ جرمن نیوز ایجنسی ڈی پی اے نے بتایا کہ چھاپہ ماری خاص طور سے حماس حامیوں کے گھروں اور فلسطینی ایسوسی ایشن کے احاطوں میں ہوئی۔

سپریم کورٹ کی پہلی خاتون جج فاطمہ بی بی 96 سال کی عمر میں انتقال کر گئیں



چینائی (ایجنسی) سپریم کورٹ کی پہلی خاتون جج اور تمل ناڈو کی سابق گورنر جسٹس فاطمہ بی بی کا انتقال ہوگیا ہے۔ انتقال کے وقت ان کی عمر 96 سال تھی۔ اس ضمن میں ریاستی وزیر صحت وینا جارج نے فاطمہ بی بی کی موت پر غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی موت واقعی تکلیف دہ ہے۔ فاطمہ بی بی کو سپریم کورٹ کی پہلی خاتون جج اور تمل ناڈو کی گورنر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ وہ طاقتور خاتون تھیں جنہوں نے اپنے نام کے ساتھ کئی ریکارڈ قائم کئے تھے۔ ان کی زندگی ظاہر کرتی ہے کہ قوت ارادی اور مقصد سے کسی بھی مصیبت کا سامنا کیا جا سکتا ہے۔ فاطمہ بی بی نے 1997ء تا 2001ء تمل ناڈو کی گورنر کے طور پر خدمات انجام دی تھیں۔ انہوں نے تروواننتا پورم کے ویمنز کالج سے کیمیات میں گریجویشن کی ڈگری لی تھی اور وہی کے گورنمنٹ لاء کالج سے ایل ایل بی کیا تھا۔ اپنے ایل ایل بی کے بیچ کی گول میڈلسٹ، فاطمہ بی بی نے 1950ء میں کولم ضلعی کورٹ سے اپنے کریئر کی شروعات کی تھی۔ 8 سال بعد انہوں نے مجسٹریٹ کے طور پر کام کیا اور 1974ء میں انہیں ضلعی سیشن کورٹ کی جج بننے کا اعزاز ملا تھا۔ 1983ء میں کیرالا ہائی کورٹ کی جج مقرر ہوئی تھیں اور 1989ء میں وہ سپریم کورٹ کی پہلی خاتون جج بنی تھیں۔ 1993ء میں سپریم کورٹ سے سبکدوشی کے بعد انہوں نے نیشنل ہیومن رائٹس کمیشن کے رکن کے طور پر کام کیا اور تمل ناڈو کی گورنر کے طور پر بھی خدمات انجام دی تھیں۔

نیپال میں صبح سویرے 4.5 شدت کے زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے

کھاٹمنڈو (ایجنسی) نیپال کے مکوان پور ضلع کے چتلانگ میں 4.5 شدت کے زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ نیپال سیسمولوجی سینٹر کے مطابق جمعرات (23 نومبر) کی صبح زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ تاہم ابھی تک کسی بڑے نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔ واضح رہے کہ رواں ماہ کے آغاز میں 3 نومبر کو نیپال میں 6.4 شدت کے زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کیے گئے تھے، جس سے نیپال ابھرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ نیپال میں محسوس کیے گئے 6.4 شدت کے زلزلے میں جان و مال کا کافی نقصان ہوا ہے۔ اس دوران 157 افراد ہلاک اور ہزاروں زخمی بھی ہوئے۔ واضح رہے کہ ہمالیائی ملک نیپال میں حال ہی میں زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کیے گئے تھے جس کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کو کافی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ پچھلی بار 3 نومبر کو نیپال کے جاجرکوٹ میں محسوس کیے گئے زلزلے میں تقریباً 8000 مکانات بری طرح تباہ ہو گئے تھے۔ اس دوران بھارت نے زلزلے سے متاثرہ لوگوں کے لیے ہنگامی امدادی پیکج بھیجا تھا جس میں طبی سامان، امدادی سامان اور بہت کچھ شامل تھا۔ نیپال کی تاریخ کا بدترین زلزلہ سال 2015 میں محسوس کیا گیا تھا۔ اس دوران زلزلے کی شدت 7.8 اور 8.1 بتائی گئی تو 8 ہزار سے زائد افراد ہلاک ہوئے تھے۔ زلزلے کے یہ جھٹکے 25 اپریل 2015 کو مقامی وقت کے مطابق صبح 11:56 پر محسوس کیے گئے تھے۔ اس وقت کئی تاریخی مندر اور عمارتیں بری طرح تباہ ہو چکی تھیں۔

چین میں سیکڑوں مساجد شہید، ہزاروں کو کیا بند

لندن: چینی حکومت نے گذشتہ چند سالوں میں مساجد کی تعداد اور سائز کی نگرانی شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے ننگشیا اور گانسو جیسے علاقوں میں بڑی تبدیلی آئی ہے۔ ہیومن رائٹس واچ کے محققین نے چین میں سب سے زیادہ مسلم آبادی والے علاقوں میں مساجد کے حوالے سے ایک سروے کیا ہے۔ اس میں مانچسٹر یونیورسٹی کے ڈیوڈ سٹرپ اور پلائی ماؤتھ یونیورسٹی کی لیکچرار ہنا تھیکر نے اپنی سروے رپورٹ میں کہا ہے کہ سال 2016 سے مذہبی اور نسلی اقلیتوں پر حکومت کی گرفت مضبوط ہوئی ہے اور 2018 میں چین نے اس حوالے سے ہدایات جاری کیا تھا۔ محققین ڈیوڈ اسٹرپ اور ہنا تھیکر نے کہا کہ چینی کمیونسٹ پارٹی (سی سی پی) نے حکومتی عہدیداروں سے کہا ہے کہ مساجد کی ترتیب اور تعمیر کے حوالے سے قانون پر عمل کرنا ہوگا۔ صدر شی جن پنگ نے بھی چین میں مذاہب کو سنیکائز کرنے پر زور دیا تھا۔ اس کے بعد مساجد سمیت دیگر عبادت گاہوں کی نوعیت میں تبدیلی آئی ہے۔ اب سرکاری اہلکار زیادہ انہدام اور کم تعمیر کے اصول پر عمل پیرا ہیں۔ سروے کے دوران محققین ڈیوڈ اسٹرپ اور ہانا تھیکر نے سیٹلائٹ تصاویر کا تجزیہ کیا اور موقع پر موجود صورتحال کی بھی چھان بین کی۔ معلوم ہوا کہ کئی مساجد سے مینار ہٹا دیے گئے تھے اور کچھ کے گنبد مکمل طور پر تبدیل کر دیے گئے تھے۔ عمارتوں کو گرانے، انہیں مکمل طور پر تبدیل کرنے یا ان کے باتھ رومز کو گرانے کی بات بھی کی گئی ہے۔ بیت الخلا ہٹا دیا جائے یا گرا دیا جائے تو مسجد کا استعمال ممکن نہیں ہوتا ہے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ گذشتہ 3-4 سالوں میں کئی مساجد کو ہٹا دیا گیا ہے۔ غیر قانونی مساجد کے حوالے سے زیادہ سے زیادہ سختی کی گئی۔ سرکاری افسران نے مسجد کی تعمیر کی اجازت، نقشہ اور ترتیب کی اجازت دی تھی اور موقع پر ہونے والی تعمیر کا باریک بینی سے جائزہ لیا تھا۔ تھیکر اور ڈیوڈ اسٹرپ کا اندازہ ہے کہ مختلف علاقوں میں بند ہونے والی مساجد کی تعداد سیکڑوں میں ہے۔ بند ہونے کے علاوہ مساجد کو بھی تبدیل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحیح تعداد نہیں بتائی جا سکتی لیکن کئی مسلم علاقوں میں یہ ایک ہزار سے زیادہ ہو سکتی ہے۔

یوپی کے بعد بہار میں بھی حلال مصنوعات پر پابندی کا مطالبہ

پٹنہ (ایجنسی) اتر پردیش میں حلال سرٹیفائیڈ مصنوعات کی فروخت پر پابندی لگ چکی ہے، اور اب بہار میں بھی کچھ اسی طرح کا مطالبہ زور پکڑنے لگا ہے۔ بی جے پی کے شعلہ بیان لیڈر اور مرکزی وزیر گرج راج سنگھ نے اتر پردیش کی طرح ہی بہار میں بھی حلال سرٹیفائیڈ مصنوعات کی فروخت پر فوری پابندی لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے نام لکھے ایک خط میں انھوں نے حلال سرٹیفکیشن اور سماجی طور پر تفریق آمیز و دہشت گردانہ سرگرمیوں میں ممکنہ شراکت داری کے درمیان مبینہ رشتوں کے بارے میں فکر کا بھی اظہار کیا ہے۔ حلال سرٹیفائیڈ مصنوعات کے تعلق سے گری راج سنگھ نے زور دے کر کہا ہے کہ اس طرح کا سرٹیفکیشن، جس کا اسلامی پیمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے، مذہب سے غیر متعلقہ مصنوعات کا اسلامینائزیشن کرنے کی ایک کوشش ہے۔ انھوں نے اداروں پر حلال سرٹیفکیٹ جاری کرنے میں خود اتھارٹی بننے کا الزام بھی عائد کیا۔ خط میں انھوں نے لکھا کہ ''حلال سرٹیفکیشن اور بزنس کے پیچھے کوئی بڑی سازش ہونے کا اندیشہ بے بنیاد نہیں ہے۔'' اتر پردیش حکومت کے ذریعہ حلال سرٹیفکیشن کے خلاف حالیہ کارروائیوں کا حوالہ دیتے ہوئے گری راج سنگھ نے بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار سے ریاست میں اسی طرح کا مضبوط قدم اٹھانے کی گزارش کی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ ''میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ بہار جیسی بڑی ریاست میں بھی حلال مصنوعات کے نام پر جس طرح کا جہاد چل رہا ہے، اس پر پابندی لگا کر ایسے تخریب کار اور سازشی عناصر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔'' واضح رہے کہ اتر پردیش حکومت نے حال ہی میں برآمدات کے لیے تیار مصنوعات کو چھوٹ دیتے ہوئے ڈیری، لباس اور دواو؟ں سمیت کچھ حلال سرٹیفائیڈ مصنوعات کے ڈسٹری بیوشن اور فروخت پر فوری اثر سے پابندی لگا دی ہے۔ مرکزی وزیر مالیات نرملا سیتارمن نے گزشتہ منگل کے روز اس قدم کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ فوڈ سرٹیفکیشن صرف سرکاری ایجنسیوں کے ذریعہ کیا جانا چاہیے، نہ کہ غیر سرکاری اداروں کے ذریعہ۔ حالانکہ اتر پردیش کے ذریعہ کی گئی کارروائی کے خلاف جمعیۃ علماء ہند نے آواز بھی بلند کر دی ہے۔ جمعیۃ نے واضح کیا ہے کہ کچھ بھی ناجائز طریقے سے نہیں کیا جا رہا ہے، بلکہ سرٹیفکیٹ جاری کرنے والے اداروں کو حلال سرٹیفکیشن کے لیے حکومت کی اجازت ملی ہوئی ہے۔

'اقتدار میں آئے تو مسلم نوجوانوں کے لیے اسپیشل آئی ٹی پارک بنائیں گے': کے سی آر

حیدرآباد (ایجنسی) تلنگانہ میں اسمبلی انتخاب کے پیش نظر سیاسی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ سبھی پارٹیاں ووٹرس کو لبھانے کی کوششیں کر رہی ہیں۔ اس درمیان ریاست کے وزیر اعلیٰ اور بی آر ایس چیف کے . چندر شیکھر راو؟ نے جمعرات کو مسلم ووٹرس کو متاثر کرنے کے لیے ایک انتہائی اہم بیان دیا۔ انھوں نے کہا کہ اگر ان کی حکومت اقتدار میں دوبارہ آئی تو اقلیتی نوجوانوں کے لیے یہاں ایک اسپیشل انفارمیشن ٹیکنالوجی پارک قائم کریں گے۔ وزیر اعلیٰ کے سی آر نے مہیشورم میں ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے یہ بیان دیا۔ مہیشورم سے وزیر تعلیم سبیتا اندرا ریڈی انتخاب لڑ رہی ہیں اور ان کے لیے تشہیر کرنے پہنچے کے سی آر نے کہا کہ ''میری حکومت مسلمانوں اور ہندوو؟ں کو دو آنکھیں سمجھتی ہے۔ اسی لیے ہمیشہ سبھی کو ساتھ لے کر چلتی ہے۔'' ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ ''تکوگوڑا علاقہ میں 52 نئی صنعتیں لگائی گئی ہیں۔ فیکس کون انڈسٹری آگیا ہے۔ اس سے لاکھوں لوگوں کو ملازمت ملے گی۔'' انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ''آج ہماری حکومت مسلمانوں کو بھی پنشن دے رہی ہے۔''

'31 دسمبر تک گر جائے گی شندے حکومت': آدتیہ ٹھاکرے



ممبئی (ایجنسی) مہاراشٹر کی شندے حکومت کے تعلق سے ریاست کے سابق وزیر سیاحت اور ٹھاکرے گروپ کے اہم لیڈر آدتیہ ٹھاکرے نے ایک بڑا دعویٰ کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ شندے حکومت 31 دسمبر تک گر جائے گی۔ آدتیہ ٹھاکرے کے مطابق 2024 میں ملک اور مہاراشٹر میں نئی حکومت بنے گی۔ آدتیہ ٹھاکرے اس وقت کونکن کے دورے پر ہیں۔ انھوں نے ساونت واڑی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مذکورہ بالا بیان دیا ہے۔ اراکین اسمبلی کی رکنیت کے بارے میں اسمبلی اسپیکر کے سامنے چل رہی سماعت پر آدتیہ ٹھاکرے نے کہا کہ اسمبلی اسپیکر کو 31 تاریخ یا اس سے پہلے فیصلہ لینا چاہیے۔ حالانکہ یہ حکومت زیادہ وقت تک نہیں چلے گی۔ دسمبر میں یہ حکومت گر جائے گی۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن نے ممبئی کے ڈیلیل روڈ پر پل کے افتتاح سے متعلق آدتیہ ٹھاکرے سے جب سوال کیا گیا تو انھوں نے میونسپل کارپوریشن کی شدید تنقید کی۔ انھوں نے کہا کہ ''ہم میونسپل کارپوریشن کے انتخابات کا انتظار کر رہے ہیں جو پہلے کے حکومت 31 (دسمبر) تک رہے گی۔ اگر گر پا کیا میرے باہر آنے کا انتظار کرتے ہیں یہ بتایا جا رہا تھا۔ انھوں نے ڈیلیل روڈ کو ڈیلا دیا ہے۔''

لوگوں کو کانگریس کی گارنٹی پر بھروسہ، مودی اور شاہ تفرقہ انگیز باتیں کرنے میں مصروف: کھڑگے

نئی دہلی: کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے جمعرات کو کہا کہ راجستھان کا ماحول عظیم پرانی پارٹی کے حق میں ہے کیونکہ لوگ اس کی سات ضمانتوں پر بھروسہ کر رہے ہیں اور وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ تفرقہ انگیز بات کرنے میں مصروف ہیں۔ کھڑگے نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، ''آج راجستھان انتخابی مہم کا آخری دن ہے۔ بہادروں اور جنگجوؤں کی مقدس سرزمین راجستھان نے ہماری عوامی فلاحی اسکیموں کو قبول کیا ہے۔ ایک کروڑ سے زیادہ خاندانوں کا کانگریس کی 7 ضمانتوں پر بھروسہ کرنے کے لیے آپ کا شکریہ۔ پوری ریاست میں کانگریس پارٹی کے حق میں ماحول ہے۔'' بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے کانگریس لیڈر نے کہا، ''بی جے پی ہمارے سماجی انصاف، اقتصادی بااختیار بنانے اور بچت اور ریلیف اسکیموں سے خوفزدہ ہے۔ وزیر اعظم مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کھوکھلی، بیہودہ اور تفرقہ انگیز باتوں میں مصروف ہیں، انہیں کانگریس پارٹی کی سات ضمانتیں پسند نہیں ہیں۔ اس بار عوام ان کے جھوٹ، فریب اور نفرت انگیز باتوں پر نہیں آئیں گے۔'' کھڑگے نے کہا، ''راجستھان کے لوگوں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس بار روایت بدلے گی اور وہ کانگریس پارٹی کو ایک اور موقع دیں گے۔'' راجستھان اسمبلی انتخابات کی مہم جمعرات کو شام 5 بجے ختم ہو جائے گی۔ 200 رکنی اسمبلی انتخابات کے لیے ووٹنگ 25 نومبر کو ہوگی اور ووٹوں کی گنتی 3 دسمبر کو ہوگی۔

لوگوں کا پیٹ نوکریوں سے بھرے گا، مندر کا گھنٹہ بجانے سے نہیں: تیجسوی یادو

پٹنہ (ایجنسی): مرکزی وزیر گری راج سنگھ کے یوپی کی طرز پر بہار میں حلال مصدقہ مصنوعات پر پابندی لگانے کے مطالبے پر بہار کے نائب وزیر اعلی تیجسوی یادو نے کہا کہ بی جے پی کے لوگوں کو اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ لوگوں کا پیٹ نوکریاں دینے سے بھرے گا، ترقی کرنے سے بھرے گا۔ مندر مسجد کرنے اور مندر میں گھنٹہ بجانے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ جب پٹنہ میں صحافیوں نے مرکزی وزیر گری راج سنگھ کے وزیر اعلیٰ کو خط لکھنے کے بارے میں پوچھا تو تیجسوی نے کہا کہ یہ لوگ صرف ہندو اور مسلمان کرتے ہیں، ان میں اور ہم میں یہی فرق ہے۔ جب ہم روزگار اور ترقی کی بات کرتے ہیں تو وہ ہندو مسلم، مندر مسجد کی بات کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ صرف ہندو مسلم پر سیاست کرنا چاہتے ہیں۔ یوپی سے لوگ روزگار کے حصول کے لیے بہار آ رہے ہیں۔ دراصل مرکزی وزیر گری راج سنگھ نے بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کو ایک خط لکھ کر بہار میں حلال مصدقہ مصنوعات پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا ہے، جس میں انہوں نے یوپی کی طرح بہار میں بھی حلال مصدقہ مصنوعات پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ یہ خدشہ بے بنیاد نہیں کہ حلال سرٹیفکیشن اور کاروبار کے پیچھے کوئی بڑی سازش ہے۔ ہندوستان جیسی سیکولر جمہوریت میں حلال کاروبار نہ صرف آئین کے خلاف ہے بلکہ غداری بھی ہے۔



آج دہلی-این سی آر میں اس پورے موسم کی سرد ترین صبح رہی

نئی دہلی: (ایجنسی) نومبر کا مہینہ ختم ہونے کو ہے اور لوگ ابھی تک سردی کا انتظار کر رہے ہیں۔ اسی دوران سردیوں کی آمد آمد ہے۔ اب ملک کی کئی ریاستوں میں سردی آہستہ آہستہ پہنچ رہی ہے۔ اب پارہ دہلی-این سی آر سے جموں و کشمیر تک گرنا شروع ہوگیا ہے۔ پچھلے کچھ مہینوں سے دہلی-این سی آر کے لوگوں نے شدید گرمی اور اسموگ سے بھری صبح دیکھی ہے۔ لیکن اس دوران اس نے آج صبح اس پورے موسم کی سرد ترین صبح دیکھی ہے۔ دہلی کے صفدر جنگ میں آج صبح درجہ حرارت 9.2 ڈگری ریکارڈ کیا گیا، جو اس سیزن کا اب تک کا سب سے کم درجہ حرارت ہے۔ جبکہ لودھی روڈ پر کم سے کم درجہ حرارت 10.4 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ اس دوران جعفر پور، منگیش پور اور نریلا میں درجہ حرارت بالترتیب 11.2، 11.3 اور 12.1 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ وہیں بدھ کو دہلی میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25.7 ڈگری سیلسیس رہا جو معمول سے ایک ڈگری کم ہے۔ ہندوستان کے محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) کے مطابق، بدھ کی شام 5.30 بجے شہر میں نسبتاً نمی کا تناسب 65 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات نے دن کے وقت بنیادی طور پر صاف آسمان اور دھند کی پیش گوئی کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی وادی کشمیر میں زیادہ تر مقامات پر پارہ نقطہ انجماد سے نیچے رہا۔ حکام نے جمعرات کو یہ اطلاع دی۔ عہدیداروں نے بتایا کہ شوپیاں کشمیر کا سرد ترین مقام تھا جہاں کم سے کم درجہ حرارت منفی 3.3 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ویسٹرن ڈسٹربنس کی وجہ سے بدھ کی رات کم سے کم درجہ حرارت میں معمولی اضافہ ہوا جس کی وجہ سے دن کے وقت موسمی نظام متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ عہدیدار نے بتایا کہ درجہ حرارت میں اضافے کی وجہ سے جمعرات کی صبح دھند میں کمی دیکھی گئی۔ بہار میں بھی سردی داخل ہوگئی ہے۔ بدھ کو بہار کے جنوب مشرقی اور جنوب وسطی حصوں میں کئی مقامات پر کم سے کم درجہ حرارت میں ایک سے دو ڈگری سیلسیس کی کمی ریکارڈ کی گئی۔ ریاست کے کئی اضلاع میں درجہ حرارت 15 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا۔ بہار کا ضلع گذشتہ 24 گھنٹوں میں ریاست کا سب سے سرد رہا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق مغربی ہواؤں کے باعث آنے والے دنوں میں درجہ حرارت مزید گر سکتا ہے۔

پنجاب: گردوارہ میں نہنگ سکھوں اور پولیس کے درمیان تصادم، ایک پولیس اہلکار کی موت، علاقہ میں کشیدگی

چنڈی گڑھ: پنجاب کے کپورتھلا میں ایک گردوارہ میں نہنگ سکھوں کے ایک گروپ کی فائرنگ سے ایک پولیس اہلکار جان بحق ہوگیا، جبکہ تین فوجی زخمی ہوئے۔ رپورٹ کے مطابق نہنگ سکھوں نے یہ حملہ اس وقت کیا جب پولیس کچھ نہنگ سکھوں کو گرفتار کرنے آئی تھی۔ کپورتھلا کے ایس پی تیج بیر سنگھ ہوندل نے کہا کہ جس وقت نہنگوں نے پولیس اہلکاروں پر گولی چلائی وہ سڑک پر کھڑے ہوئے تھے۔ رپورٹ کے مطابق تنازع کپورتھلا میں سلطان پور لودھی گردوارہ شری اکال بونگا کے آپریشن کو لے کر ہوا تھا۔ نہنگ سکھوں کا ایک گروپ گردوارہ چلاتا ہے۔ جبکہ دوسرے گروہ کے 30 سے ؟؟ زائد نہنگ سکھوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ پہلے گروپ کی شکایت پر جب پولیس تجاوزات خالی کرنے اور کچھ نہنگوں کو گرفتار کرنے پہنچی تو نہنگ سکھوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ اس دوران نہنگ سکھوں کی فائرنگ سے ایک پولیس کانسٹیبل کی موت ہوگئی۔ جبکہ تین زخمی ہو گئے۔ واقعہ کے بعد پورے علاقے میں کشیدگی کا ماحول ہے۔ بڑی تعداد میں پولیس فورس تعینات کر دی گئی ہے۔

ڈیپ فیک پر قوانین بنائے گی حکومت، بنانے اور ہوسٹ کرنے والے پلیٹ فارم پر عائد ہوگا جرمانہ

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے 'ڈیپ فیک' کے سلسلے میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم کے ساتھ میٹنگ کی، جس میں گوگل، فیس بک، یوٹیوب جیسے آن لائن پلیٹ فارم بھی موجود تھے۔ اس میٹنگ کے بعد مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے کہا کہ ''اس میٹنگ میں چار اہم امور پر اتفاق کیا گیا ہے۔ ڈیپ فیک آج جمہوریت کے لیے ایک نیا خطرہ ہیں اور حکومت کو لگتا ہے کہ اس کے خلاف فوری ایکشن لینے کی ضرورت ہے۔ مرکزی حکومت جلد ہی اس بارے میں قواعد طے کرے گی۔ اس کے علاوہ، ہم محسوس کرتے ہیں کہ اس کے خلاف لوگوں میں بیداری بڑھانا بہت ضروری ہے۔'' سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ساتھ میٹنگ کے بعد مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ ''ہم ڈیپ فیک سے پیدا ہونے والے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اصول بنائیں گے۔ اشونی ویشنو نے کہا کہ میٹنگ میں چار اہم مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ پہلا مسئلہ یہ تھا کہ ڈیپ فیکس کا پتہ کیسے لگایا جا سکتا ہے۔ لوگوں کو ڈیپ فیکس پوسٹ کرنے سے کیا اور کیسے روکا جا سکتا ہے اور کیا ایسے مواد کو وائرل ہونے سے روکا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ رپورٹنگ کے طریقہ کار کو کیسے لاگو کیا جا سکتا ہے تاکہ کسی بھی ایپ یا ویب سائٹ کے صارفین پلیٹ فارم اور حکام کو ڈیپ فیک کے بارے میں آگاہ کر سکیں، تاکہ اس حوالے سے ایکشن لیا جا سکے۔ حکومت، صنعت اور میڈیا کو مل کر عوام میں اس بارے میں آگاہی بڑھانے کے لیے کام کرنا ہوگا۔





رسولؐ اپنی مرضی سے نہیں بولتے

قسم ہے اس (تابندہ) ستارے کی جب وہ نیچے اترا۔تمہارا (زندگی بھر کا) ساتھی نہ راہ حق سے بھٹکا اور نہ بہکا۔اور وہ تو بولتا ہی نہیں اپنی خواہش سے،نہیں ہے مگر وحی جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔(سورۃ النجم۔ ا تا ۴) ستارہ رات کے اندھیرے میں روشنی بھی بہم پہنچا تا ہے،فضاء کو بھی اپنی ٹمٹماہٹ سے حسن و زینت بخشتا ہے۔لق و دق صحرا میں مسافر ستاروں ہی سے اپنی منزل کی سمت کا تعین کرتے ہیں۔ستارہ جب آسمان کے وسط میں ہو تو اس وقت وہ رہنمائی نہیں کرسکتا،اس لئے صرف ''النجم'' کی قسم نہیں یاد کی گئی،بلکہ اس کی خاص حالت کی،جب وہ طلوع ہو رہا ہو یا ڈھل رہا ہو،کیونکہ رہنمائی کا فائدہ اسی وقت حاصل ہوتا ہے۔حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ''النجم سے مراد ذات پاک مصطفی علیہ التحیۃ والثناء ہے اور ''اذا ھوا'' سے مراد حضور ﷺ کا شب معراج آسمان سے واپس زمین پر نزول فرمانا ہے''۔اس کے بعد آلوسی فرماتے ہیں کہ ''اذا ھوی'' سے یہ مراد لینا بھی جائز ہے کہ حضور ﷺ کا شب معراج وہاں تک عروج کرنا،جہاں مکان کی سرحدیں ختم ہو جاتی ہیں۔پہلی آیت کی مزید تائید بھی کی جا رہی ہے،یعنی کوئی غلط قدم اٹھانا،کسی باطل عقیدہ کو اپنانا تو بڑی دور کی بات ہے،ان کا تو یہ عالم ہے کہ یہ خواہش نفس سے لبوں کو جنبش بھی نہیں دیتے۔ان کی زبان پر کوئی ایسی بات آتی ہی نہیں،جس کا محرک ان کی ذاتی خواہشات ہوں۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر وحی کیا جاتا ہے اور جیسے وحی نازل ہوتی ہے،بعینہ وہ اسی طرح لوگوں کو پڑھ کر سنا دیتے ہیں،جس میں سر مو رد و بدل ناممکن ہے۔

وقت انسان کی سب سے قیمتی دولت ہے

ابونصر فاروق :رابطہ:8298104514

(۱) ہر زندگی کو موت کا سامنا کرنا ہے: ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔(عنکبوت:۳۹) وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تمہارے لئے زندگی کی ایک مدت مقرر کر دی اور ایک دوسری مدت اور بھی ہے جو اس کے ہاں طے شدہ ہے مگر تم لوگ ہو کہ شک میں پڑے ہوئے ہو۔(انعام:۲) کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کتنی ایسی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں۔(انعام:۶) دنیا کا انسان جس زندگی کی فکر میں دن رات ایک کئے ہوئے ہے،ہر طرح کا دکھ اور تکلیف جھیل رہا ہے،اپنی خواہشوں اور ارمانوں کا خون کر کے آنے والے شاندار مستقبل کی امید میں اپنے آج کو قربان اور برباد کر رہا ہے،اپنے اور بیگانوں سے بھی ناطہ توڑے ہوئے ہے کیا اُس کو معلوم ہے کہ جس کل کی فکر میں وہ یہ سب کچھ کر رہا ہے وہ یقینی طور پر اس کو مل جائے گا۔موت ایک ایسی حقیقت ہے جس کا اقرار،یقین اور اعتراف ساری دنیا کرتی ہے۔ہر مذہب ، عقیدے اور نظریے والے جانتے اور مانتے ہیں کہ انسان کو کسی نہ کسی دن اور کسی نہ کسی وقت مرجانا ہے۔اُس کی موت بچپن میں ہوگی یا جوانی میں،ادھیڑ عمر میں ہوگی یا ایک سو سال پورے کر کے ہوگی،بیماری کے ذریعہ ہوگی یا کسی حادثے کا شکار ہو کر ہوگی۔کیسے ہوگی یہ نہیں معلوم ہے لیکن ہوگی اس کا پورا اور پکا یقین ہے۔کیا مرنے کے بعد انسان کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا ؟ نہیں اسلام کے علاوہ دنیا کے تین بڑے مذاہب یعنی بت پرست،عیسائی اور یہودی سب مانتے ہیں کہ اس دنیا کے بعد ایک اور دنیا ہے جہاں جنت اور جہنم یعنی سورگ یا نرک ہے۔ہر انسان مرنے کے بعد اپنے اچھے یا برے عمل کی بنیاد پر جنت یا جہنم میں جائے گا۔لیکن شیطان نے دنیا کے تمام انسانوں کو گمراہ کر کے اس عقیدے اور یقین و ایمان کے خلاف زندگی گزارنے کا عادی بنا دیا ہے۔موت کے بعد کی زندگی پر ایمان رکھنے کے بعد بھی اُس زندگی کی کوئی تیاری انسان نہیں کر رہا ہے۔اس کا سبب یہ ہے کہ دو نمبر کے مذہبی گرو،درویش،پیر اور عالم و فاضل لوگوں نے اپنے ماننے والوں کو اس بات کا یقین دلا ہے کہ دنیا والے چاہے جہنم میں چلے جائیں لیکن تم ضرور جنت میں جاؤ گے۔بت پرست،عیسائی اور یہودی سب کا یہی عقیدہ ہے۔مسلمانوں کا یہ عقیدہ نہیں تھا مگر اس دور کے مسلمانوں کا بھی یہی عقیدہ ہوگیا ہے۔فرق اتنا ہے کہ دوسرے مذہب والوں کے بیچ میں فرق و اختلاف ہونے کے بعد بھی اتحاد و اتفاق ہے مگر مسلمانوں کے بیچ شدید افتراق و اختلاف ہے۔بریلوی مسلمان کا عقیدہ یہ ہے کہ اُن کے علاوہ کوئی مسلمان جنت میں نہیں جائے گا۔دیوبندی فرقہ کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں۔اہل حدیث اور سلفی اور مدنی بھی اسی کا دعویٰ کرتے ہیں۔یعنی غیر مسلم جنتی ہونے پر اتفاق رکھتے ہیں لیکن مسلمان دوسرے فرقے کے مسلمان کو جنتی نہیں مانتے ہیں۔مسلمانوں کی موجودہ حالت کا اندازہ کیجئے کہ اسلام اتحاد و اتفاق پیدا کرنے آیا تھا،غیر مسلم متفق و متحد ہیں اور اسلام والے اختلاف و افتراق کا شکار ہیں۔

(۲) مرنے کے بعد کیا ہوگا ؟: جیسا کہ اوپر بتایا گیا تمام لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ مر کر جنت میں جائیں گے۔جنت میں جانے کی شرط قرآن اور احادیث رسول ﷺ میں حسین اور نیک عمل کو بتایا گیا ہے،لیکن غیر مسلم دنیا حسین اور نیک عمل کو جنتی ہونے کا معیار نہیں مانتی ہے بلکہ اپنے مذہب اور عقیدے کو معیار مانتی ہے۔مسلمان بھی اس وقت غیر مسلموں کی طرح اپنے فرقے کو جنتی مانتے ہیں،حسین اور نیک عمل کی اُن کے نزدیک بھی کوئی اہمیت نہیں ہے۔لیکن پیارے نبی ﷺ کیا فرما رہے ہیں، ذرا اس کو بھی پڑھئے:رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت سے آدمی ہٹ نہیں سکتا جب تک اُس سے پانچ باتوں کے بارے میں حساب نہ لے لیا جائے۔اُس سے پوچھا جائے گا (۱) عمر کن کاموں میں گزاری ؟ (۲) جوانی کس مشغلہ میں گھلائی ؟ (۳) مال کس طرح کمایا؟ (۴) مال کن کن کاموں میں خرچ کیا ؟ (۵) دین کا جو علم حاصل کیا اُس پر کہاں تک عمل کیا۔(ترمذی) جو مسلمان بھی دنیا اور دولت کمانے کی ہوس اور جنون میں رات دن ایک کئے ہوئے ہے اور آخرت پر یقین نہیں رکھنے کی وجہ سے اُس کی کوئی تیاری کر ہی نہیں رہا ہے کیا وہ اللہ کے سامنے پہلے سوال کا صحیح جواب دے پائے گا؟ یعنی اللہ پوچھے گا کہ میں نے تجھے اپنی بندگی، اطاعت اور فرماں برداری کے لئے پیدا کیا تھا،تو نے اپنی زندگی کس مقصد کو پورا کرنے کے لئے گزاری،میری عبادت اور فرماں برداری کے لئے یا غیر مسلم کی طرح دنیا اور دولت کمانے کے لئے ؟ اسی طرح دوسرا سوال جوانی کے متعلق ہوگا۔انسان اپنی مستقبل کی زندگی خوش گوار اور کامیاب بنانے کے سارے جتن اور جدو جہد جوانی میں ہی کرتا ہے تا کہ بوڑھا ہو جائے اور دولت کمانے کے لائق نہیں رہے تو اپنی جمع کی ہوئی دولت کے سہارے آرام کی زندگی گزارے۔آج جوانی میں آخرت کی کامیابی کے کام کرنے کو حماقت اور نادانی سمجھا جاتا ہے۔غیر مسلموں کی طرح مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہو گیا ہے کہ ابھی تو جوانی کے مزے لو اور عیش کر و جب بڑھاپا آئے گا تو پھر اللہ اللہ کیا جائے گا۔آج کا انسان دولت مند بننے کے جنون اور دیوانگی میں حلال اور حرام کی کوئی پروا نہیں کر رہا ہے۔جبکہ شریعت میں حرام کمانے سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ حرام دولت استعمال کرنے والے کی کوئی عبادت اور دعا قبول نہیں ہوتی ہے۔لیکن آج کے مسلمانوں کو اس کی کوئی پروا کہاں ہے۔سوچئے حرام کمائی کے لئے جو زندگی اور جوانی گزر رہی ہے کیا اُس کا صحیح جواب دے کر قیامت میں اللہ کے سامنے اس کے عذاب سے چھٹکارا مل سکے گا ؟ اس کے بعد حلال آمدنی کمانے والوں سے پوچھا جائے گا کہ دولت کہاں خرچ کی ؟ قرآن میں اور احادیث رسول میں پوری وضاحت کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ تمہاری کمائی ہوئی دولت میں تمہارا حق صرف اتنا ہے جتنے کی تم کو ضرورت ہو۔باقی دولت محتاج، مجبور، نادار اور معذور کا حق ہے۔آج کا مسلمان نہ اس بات کو جانتا ہے نہ اور بتانے پر مانتا بھی نہیں ہے۔وہ اپنے آپ کو امانت دار ہونے کی جگہ اپنی دولت کا مالک مانتا ہے اور اس کو چھوٹا پن اور خود غرضی اُس کو سکھاتی ہے کہ اپنی یہ قیمتی دولت ان بھک منگوں میں بانٹنا حماقت اور نادانی ہے۔سوچئے اس طرز عمل کا اللہ کے سامنے کیا عذر اور جواب دے کر خود کو بچا پائیے گا ؟



(۳) زندگی کا حالات سے کیا رشتہ ہے: یہ تو زمانہ کے نشیب و فراز ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں۔تم پر یہ وقت اس لئے لایا گیا ہے کہ اللہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم میں سچے مومن کون ہیں،اور اُن لوگوں کو چھانٹ لینا چاہتا تھا جو واقعی (راستی کے) گواہ ہوں،کیونکہ ظالم لوگ اللہ کو پسند نہیں ہیں (آل عمران:۱۴۰) دنیا کا ہر انسان اور ہر مسلمان اپنے حالات کو اچھا بنانے کی دھن میں لگا ہوا ہے اور اس کا رشتہ اُس نے دولت سے جوڑ رکھا ہے یعنی دولت خوب جمع ہو جائے گی تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔لیکن اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے کہ نہیں تمہاری دولت تمہارے حالات کو نہیں سنوارے گی اس کا تعلق تو ہمارے فیصلے سے ہے۔ہم طے کرتے ہیں کہ کون دنیا میں چین اور آرام سے جئے گا اور کون دولت اور اسباب کا بے انتہا جمع کرنے کے بعد بھی بے چین اور پریشان رہے گا۔گویا اپنے حالات اور اپنی زندگی کی ہر خوشی اور خوش حالی کے لئے دولت کی جگہ اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اُس کی بندگی اور عبادت کرنی چاہئے تا کہ اللہ خوش ہو کر بندے کو اپنی رحمت، برکت،فضل اور نوازش سے نوازتا رہے۔لیکن آج کے مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے ہی نہیں۔وہ تو اللہ کی جگہ دولت پر ایمان رکھتے ہیں۔اللہ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے اللہ نے غیر مسلموں کی طرح مسلمانوں کی عقل کو بھی خبط اور گمراہ کر دیا ہے۔جس کی وجہ سے آج مسلم اور غیر مسلم کی سوچ،سمجھ اور زندگی کے طور طریقے میں کوئی فرق دکھائی دے ہی نہیں رہا ہے۔مسلم ہو کر غیر مسلم کی طرح زندگی گزارنا کتنی بڑی بدنصیبی ہے؟ ایسے لوگوں کا آخرت میں کیا حال ہوگا اس کا ذکر قرآن کی ان آیات میں پڑھئے۔''آخر کار جب وہ کان بہرے کر دینے والی آواز بلند ہوگی،اُس روز آدمی اپنے بھائی اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔اُن میں سے ہر شخص پر اُس دن ایسا وقت آپڑے گا کہ اُسے اپنے سوا کسی کا ہوش نہ ہوگا۔(عبس: ۳۴ تا ۳۷) ''جس روز یہ لوگ اُسے (قیامت کو) دیکھ لیں گے تو اُنہیں یوں محسوس ہوگا کہ (یہ دنیا میں یا حالت موت میں) بس ایک دن یا پچھلے پہر یا اگلے پہر تک ٹھہرے ہیں۔'' (النازعات:۴۶) یعنی آخرت کے مقابلے میں ان کو دنیا میں کتنا کم وقت ملا تھا،اُس کو بھی انہوں نے برباد کر دیا۔

کس سوچ میں ڈوبا ہے غافل کس فکر میں الجھا بیٹھا ہے
سب ٹھاٹ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارہ

دوزخی خون کے آنسو بہائیں گے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''(لوگو! خدا کے خوف سے) روؤ اور (رونا چوں کہ اختیار چیز نہیں ہے،اس لئے) اگر تمہیں رونا نہ آئے تو بہ تکلف روؤ (یعنی ان احوال کا تصور کرو،جو خوف خداوندی سے رلا دے اور رقت طاری کر دے) حقیقت یہ ہے کہ دوزخی جہنم میں روئیں گے اور ان کے آنسو خون بن کر ان کے رخساروں پر اس طرح بہیں گے،گویا وہ نالیاں ہیں اور جب ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون کا بہنا شروع ہو جائے گا اور آنکھیں لہولہان ہو جائیں گی (ان کی آنکھوں سے بہنے والے خون اور آنسو کی زیادتی اس درجہ ہوگی کہ) اگر ان کے آنسوؤں کے بہاؤ میں کشتیاں چھوڑ دی جائیں تو یقیناً وہ چلنے لگیں''۔اس روایت کو بغوی نے (اپنے استاد کے ساتھ) شرح السنۃ میں نقل کیا ہے۔اسی طرح ایک حدیث شریف میں ہے کہ ''دوزخیوں پر بھوک اس طرح مسلط کر دی جائے گی کہ اس بھوک کی اذیت اس عذاب کے برابر ہوگی،جس میں وہ دوزخی پہلے سے گرفتار ہوں گے۔چنانچہ وہ بھوک کی اذیت سے بے تاب ہو کر فریاد کریں گے اور ان کی فریاد رسی ضریع کے کھانے کے ذریعہ کی جائے گی،جو نہ فربہ کرے گا اور نہ بھوک کو دفع کرے گا۔پھر وہ (پہلے کھانے کو لاحاصل دیکھ کر) دوسری مرتبہ فریاد کریں گے اور اس مرتبہ ان کی فریاد رسی گلے میں پھنس جانے والے کھانے کے ذریعہ کی جائے گی۔اس وقت ان کو یہ یاد آئے گا کہ جب (دنیا میں) کھاتے وقت ان کے گلے میں کوئی چیز پھنس جاتی تھی تو اس کو وہ کسی پینے والی چیز سے (حلق کے) نیچے اتارتے تھے۔چنانچہ وہ (اپنے گلے میں پھنسے ہوئے کھانے کو اتارنے کے لئے) کسی پینے والی چیز کی التجا کریں گے،تب ان کو تیز گرم پانی دیا جائے گا......''۔(ترمذی)

آزمائش پر استقامت مومن کامل کا طرۂ امتیاز

تحریر: محمد مدثر حسین اشرفی موبائل:9172869263

کروڑہا احسان پروردگار عالم کا جس نے ہمیں اشرف المخلوقات میں پیدا فرما کر ''احسن تقویم'' کے شرف سے مشرف فرمایا۔مزید احسان عظیم یہ کہ اپنے حبیب رحمت عالم نور مجسم سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں پیدا فرما کر ''خیر امت'' کے لقب سے مالا مال فرمایا-بندوں پر لازم ہے کہ وہ بہر حال اپنے خالق کا شکر بجالائے،خواہ حالات کیسے بھی ہوں-اللہ تبارک وتعالیٰ کے ننانوے اسماء میں ایک اسم ''حکیم'' ہے جس کے معنی ہے حکمت والا۔وہ کسی کو دولت عطا فرما کر امتحان لیتا ہے،تو کسی کو دولت سے محروم کر کے آزماتا ہے۔فلاح و کامرانی اس کے مقدر رہے جو دونوں صورتوں میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔مومن کامل کی یہ شان نہیں کہ وہ حالات سے گھبرا کر شکوہ وشکایت کرنے لگے،بلکہ مومن کامل کا کردار اس شعر کے مصداق ہوتا ہے۔

زباں پر شکوہ رنج والم لایا نہیں کرتے نبی کا نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

رب تبارک وتعالیٰ قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے:(2 سورہ البقرہ 155,156,157) ترجمہ:اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ،جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو ان کی طرف پھرنا،یہ لوگ ہیں ان پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں-(کنز الایمان) صدر الافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین اشرفی مرادآبادی قدس سرہ ان آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں:''آزمائش سے فرمانبردار و نافرمان کے حال کا ظاہر کرنا مراد ہے-امام شافعی علیہ الرحمہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ خوف سے اللہ کا ڈر،بھوک سے رمضان کے روزے،مالوں کی کمی سے زکوۃ،صدقات دینا،جانوں کی کمی سے امراض کے ذریعہ موتیں ہونا،پھلوں کی کمی سے اولاد کی موت مراد ہے اس لیے کہ اولاد دل کا پھل ہوتی ہے-حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:جب کسی بندے کا بچہ مرتا ہے اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کی؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہاں یارب! پھر فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا؟ عرض کرتے ہیں ہاں یارب! فرماتا ہے:اس پر میرے بندے نے کیا کہا؟ عرض کرتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور ''اناللہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا،فرماتا ہے اس کے لیے جنت میں مکان بنادو اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھو-حکمت: مصیبت کے پیش آنے میں کئی حکمتیں ہیں ایک تو یہ کہ اس سے آدمی کو وقت مصیبت صبر آسان ہو جاتا ہے-ایک یہ کہ جب کافر دیکھیں کہ مسلمان بلا و مصیبت کے وقت صابر و شاکر اور استقلال کے ساتھ اپنے دین پر قائم رہتا ہے تو انہیں دین کی خوبی معلوم ہو اور اس کی طرف رغبت ہو-ایک یہ کہ آنے والی مصیبت کی قبل وقوع اطلاع غیبی خبر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے-ایک حکمت یہ کہ منافقین کے قدم ابتلاء (مصیبت میں مبتلا ہونے کی) کی خبر سے اکھڑ جائیں اور مومن و منافق میں امتیاز ہو جائے-حدیث شریف میں ہے کہ وقت مصیبت کے ''اناللہ وانا الیہ راجعون'' پڑھنا رحمت الٰہی کا سبب ہوتا ہے-یہ بھی حدیث میں ہے کہ مومن کی تکلیف کو اللہ تعالیٰ کفارہ گناہ بنا دیتا ہے'' -(خزائن العرفان) مندرجہ بالا آیات کی تفسیر میں حضرت پیر کرم شاہ ازہری رقمطراز ہیں: ''جب تک انسان اس دنیا میں ہے رنج و غم اور مصیبت و الم سے اُسے کم و بیش دو چار ہونا ہی پڑتا ہے-قرآن شریف نے اپنے ماننے والوں کو اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونے دیا کہ اسلام کے دامن میں پناہ لینے سے وہ اب ہر طرح کی مصیبتوں اور تکلیفوں سے بچ گئے-البتہ قرآن شریف نے مسلمانوں کو صبر کی ایک ڈھال دے دی جس سے وہ مصائب و حوادثات کے بے رحم حملوں سے اپنا بچاؤ کر سکتے ہیں-انھیں ایک ایسا عقیدہ دے دیا جو ان کے سکون و قرار کو نازک ترین لمحوں میں بھی سلامت رکھ سکتا ہے-ہر شخص جانتا ہے کہ جس کے ہاتھ سے صبر کا دامن چھوٹ گیا اس میں مقابلہ کی ہمت ختم ہو جاتی ہے اور مصیبتیں اسے خس و خاشاک کی طرح بہا لے جاتی ہیں لیکن اگر اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے مصائب کے سامنے ڈٹا رہے تو یہ کالے بادل خود بخود چھٹ جاتے ہیں،نیز جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ میں بھی اور میرا سب کچھ میرا اپنا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہے وہ کسی کے مرنے یا کھیتی باڑی اور کاروبار میں نقصان واقع ہونے سے اتنا دلگیر ہی کیوں ہوگا کہ اس کا حوصلہ ہی ٹوٹ جائے بلکہ وہ نئی جدو جہد کے لیے اپنے آپ کو تازہ دم پائے گا،اسی لیے قرآن شریف نے رنجیدہ واقعات کی طویل فہرست ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ وہ گر بھی بتادیا جس پر عمل کر کے وہ ان نازک مرحلوں میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں-اللہ تعالیٰ ان باہمت اور عالی حوصلہ لوگوں کو یہ خوشخبری دیتا ہے کہ ان پر ان کے پروردگار کی طرح طرح برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور سیدھی راہ پر ثابت قدمی سے چلنے کی توفیق مرحمت کی جاتی ہے'' -(ضیاء القرآن) حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی قدس سرہ نے مندرجہ بالا آیات کی بہت طویل تفسیر تحریر فرمائی ہیں،یہاں محض خلاصہ تفسیر پیش کی جاتی ہیں فرماتے ہیں:''رب تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مصیبتوں سے پہلے ہی اس کی خبر دے کر اس کا علاج بتایا-اور صابرین کے درجات بیان کئے تا کہ وقت مصیبت صبر آسان ہو،کیونکہ بے خبری کی اچانک بلا بہت بھاری ہوتی ہے-نیز اس لئے کہ کفار مصیبتوں میں مسلمانوں کا استقلال دیکھ کر اسلام کی حقانیت کا یقین کریں۔

ادا ریہ

نانديڑ ٹائمز

فرضی احساسِ اور دِکھاوا کا نقصان

حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دنیا کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ''سن لو! سادگی سے (زندگی) بسر کرنا بھی ایمانداری ہے''۔(معمولات نبوی) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''قیامت کے روز تم میں مجھے سب سے زیادہ پیارا اور میری مجلس میں سب سے زیادہ مقرب وہ شخص ہوگا،جو تم میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہوگا۔اور تم میں قیامت کے روز سب سے زیادہ ناپسند اور میری مجلس میں سب سے زیادہ بیہودہ اور فضول بناوٹ سے کام کرنے والے متکبر ہوں گے''۔(ترمذی) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس شخص نے شہرت کے خیال سے کوئی کپڑا پہنا،قیامت کے دن اللہ اس کو ذلت اور رسوائی کا لباس پہنائے گا''۔(اخلاق رسول) ایک دفعہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے آیا لیکن آپ ﷺ کو دیکھ کر رعب نبوی سے کانپنے لگا۔اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''گھبراؤ نہیں،میں بادشاہ نہیں،ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں،جو سوکھا گوشت پکا کر کھایا کرتی تھی'' (اخلاق رسول) یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہری نقل،بناوٹ،دکھاوا اور غیر حقیقی حیثیت کو پسند نہیں فرمایا،بلکہ آپ ﷺ حقیقت اور سادگی پر کار بند رہے۔شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصول اور آداب میں حقیقت ہی کار بند اور نمایاں ہے۔تصنع،بناوٹ،ظاہر داری،تکبر،حب جاہ اور احساس برتری وغیرہ دین کے کسی بھی حکم سے عیاں اور صادر نہیں،بلکہ دین اسلام سادگی،حقیقت،حیاء اور اپنی اہلیت کو فراموش نہ کرنا سکھاتا ہے۔آج ہمارے معاشرہ کے متعدد افراد احساس کمتری کا شکار ہیں۔وہ دل میں محسوس کرتے ہیں کہ مالی،معاشرتی،فنی،علمی اور ذہنی اعتبار سے وہ لاکھوں سے کمتر ہیں لیکن اپنا ایک مصنوعی اعلیٰ مقام پیش کرنے کے لئے بیسیوں حرکات کرتے ہیں۔جھوٹ بولتے ہیں،فالتوں اور فرضی باتیں کرتے ہیں۔اپنے خاندان اور کنبہ کو بڑا ثابت کرنے کے لئے فرضی رشتہ داروں کی فہرست ان کی زبان پر رہتی ہے۔اعلیٰ گھریلو سامان ظاہر کرنے کے لئے اگر انھیں ہمسایوں اور دوستوں سے مستعار لینا پڑے تو اس کی پرواہ نہیں کرتے۔پدرم سلطان بود کی رٹ لگائی جاتی ہے اور ہر ممکن یہ کوشش کی جاتی ہے کہ مخاطب کو صحیح صورت حال کا علم نہ ہونے پائے۔

چغل خوری، دخولِ جنت سے محرومی کا سبب

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ

سماجی برائیوں میں ایک بڑی بُرائی چغل خوری ہے،شریعت کی نظر میں یہ گناہ کبیرہ ہے،اسے عربی میں ہمزہ،قتات اور نمیمہ نیز چغل خور کو ہماز اور نمام کہتے ہیں،کسی کی بات اس شخص کو یا جماعت کو نقصان پہونچانے،فساد و بگاڑ پیدا کرنے کی غرض سے دوسروں تک پہونچانا چغل خوری ہے،امام نووی نے شرح مسلم میں یہی تعریف کی ہے، قرآن کریم میں ایسے لوگوں کو ہماز کہا گیا ہے،اللہ رب العزت نے ایسے لوگوں کے بارے میں سورۃ ہمزۃ اتاری ہے،احیاء العلوم (۳/۲۹۱) میں امام غزالی نے بھی ہمزہ کے معنی چغل خور ذکر کیا ہے، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے هُمَزَة اور لُمَزَة کا ترجمہ طعنہ دینے اور عیب چننے والے سے کیا ہے،حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے اس آیت کے معارف و مسائل میں لکھا ہے کہ ھُمَزۃ اور لُمَزۃ چند معانی کے لئے استعمال ہوئے ہیں،اکثر مفسرین نے جس کو اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ ھُمَزۃ کے معنیٰ غیبت یعنی کسی کے پیٹھ پیچھے اس کے عیوب کا تذکرہ کرنا ہے،چغلی میں بھی عموماً پیٹھ پیچھے عیوب کا تذکرہ ہوتا ہے،اس لئے کئی مفسرین نے ھُمَزۃ کا ترجمہ چغل خوری سے کیا ہے،اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں داخل ہوگا (بخاری شریف:۴/۵۱۱،حدیث نمبر ۶۰۶) مسند احمد کی ایک روایت ہے کہ انتہائی بدترین لوگ وہ ہیں جو چغلی کھاتے ہیں اور دوستوں میں جدائی کراتے ہیں،الترغیب والترہیب (۳/۵۲۳، حدیث نمبر:۱۰) میں چغل خور اور پاکباز لوگوں پر عیب لگانے والے کا حشر کتوں کی شکل میں ہونے کی بات بھی کہی گئی ہے۔غیبت اور نمیمہ بعض اعتبار سے متحد المعنی ہیں اور بعض اعتبار سے مغائر،حافظ ابن حجرؒ نے ترجیح،مغایرت کو دیا ہے اور منطقی اصطلاح میں دونوں میں نسبت عموم وخصوص من وجہ کی بیان کی ہے،ان کے نزدیک کسی کے شخصی احوال کو فساد و بگاڑ پیدا کرنے کی نیت سے بغیر اس کی رضامندی کے ذکر کرنا چغل خوری ہے،جس کے بارے میں بات کہی جارہی ہے اس کا اس بات سے باخبر ہونا ضروری نہیں ہے اور غیبت پیٹھ پیچھے کسی کے عیب کو بیان کرنا ہے،جس کے بیان میں اس شخص کی رضامندی شامل نہیں ہوتی،معلوم ہوا کہ چغل خوری میں فساد پھیلانے کا ارادہ ہوتا ہے،جبکہ غیبت میں ایسی کوئی قید نہیں ہوا کرتی غیبت میں جس کے بارے میں کیا جارہا ہے،اس کی غیبوبت بھی ضروری ہے (فتح الباری شرح صحیح البخاری) حضرت سلیمان بن داؤد نے اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کی کہ بیٹا چغلی سے بچ کر رہنا،اس کی کاٹ تلوار سے بھی تیز ہے'' (روضۃ العقلاء،ص:۱۷۶) غیبت اور چغل خوری میں لفظی اشتراک یہ بھی ہے کہ چغل خور اور غیبت کرنے والے جو بات دوسروں تک پہونچاتے ہیں،یہ اگر واقعتاً اس شخص میں موجود ہے تو یہ غیبت اور چغل خوری کے ذیل میں آئے گا اور اگر اس شخص میں موجود نہیں ہے تو یہ تہمت کہلائے گا اور شریعت میں تہمت لگانے والوں کی سزا اسی کوڑے مقرر کی گئی ہے۔اللہ رب العزت نے سورہ قلم میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے شخص کی بات ماننے سے روکا ہے جو بہت قسمیں کھانے والا ہو،بے وقعت،طعنہ دینے والا ہو،چغلیاں لگاتا پھرتا ہو،اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے چغل خوروں کے بارے میں صاف صاف ارشاد فرمایا کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا،یہ روایت بخاری،مسلم اور الترغیب والترہیب میں مذکور ہے،ایک طویل حدیث میں مذکور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر قبرستان سے ہوا،آپؐ نے دو قبر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، ایک کو اس لئے عذاب ہو رہا ہے کہ وہ پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرے کو اس لئے کہ وہ اپنی زبان سے لوگوں کو تکلیف پہونچاتا تھا اور لوگوں کے درمیان چغلیاں کھاتا پھرتا تھا،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وعید بھی بیان کی کہ حسد کرنے والا،چغلی کھانے والا اور کاہن مجھ میں سے نہیں ہے،حضرت کعبؓ سے ایک روایت مروی ہے،جس میں انہوں نے بنی اسرائیل کا واقعہ نقل کیا ہے کہ قحط کے زمانہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کئی بار بارش کی دعا کی لیکن دعا قبول نہیں کی،اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ کو وحی کیا کہ جب تک تمہارے درمیان چغل خور موجود ہے اور مسلسل چغلی کیے جارہا ہے، اس وقت تک تمہاری دعا قبول نہیں ہوگی،اللہ نے اس شخص کا نام نہیں بتایا لیکن سب نے مل کر توبہ کیا،پھر دعا قبول ہوئی،معلوم ہوا کہ چغل خوری ایسی خراب چیز ہے کہ دعا کی قبولیت میں بھی یہ مانع بن جاتی ہے،بعض بزرگوں نے لکھا ہے کہ چغل خور کا عمل شیطان کے عمل سے زیادہ نقصان پہونچانے والا ہے،اس لئے کہ شیطان بدعملی کا خیال دلوں میں ڈالتا ہے،جب کہ چغل خور آمنے سامنے پوری جرأت کے ساتھ اس عمل کا ارتکاب کرتا ہے،یہی وجہ ہے کہ چغل خوری کی حرمت اور اس کے گناہ کبیرہ ہونے پر علماء امت کا اجماع ہے۔چغل خوری میں متعلقہ شخص کی بُرائی ضرر پہونچانے کی نیت سے ہوا کرتی ہے،چغلی کرنے والے،جس سے وہ چغلی کر رہا ہے،اپنے تئیں عقیدت و محبت کا اظہار اور قربت کے حصول کے لئے ایسا کیا کرتا ہے،وہ اپنے مخدوم کے مقابل اس کو کمتر ثابت کرنا چاہتا ہے،بعض لوگوں کو اس قبیح عمل کے ارتکاب سے حظ نفس ہوتا ہے اور اسے ایک گونہ مسرت ہوتی ہے،بعض لوگوں کا مقصود اس سے دو خاندان کو آپس میں لڑا دینا،میاں بیوی کو جھگڑوں کے لائن پر ڈال دینا ہوا کرتا ہے،ایسا شخص دو رخا ہوتا ہے، ہر ایک کے پاس دوسرے کو خوش کرنے کے لئے لگا بجھا کرتا ہے اور لڑائی کی آگ بھڑکا کر ہی دم لیتا ہے۔میں نے چغل خوری کی نحوست کا کھلی آنکھوں مشاہدہ کیا ہے،ایک صاحب استاذ سے زیادہ قریب تھے، چنانچہ وہ دوسرے استاذ کی شکایت ان سے کیا کرتے تھے،وہ اپنے محبوب استاذ کی برتری کو اس عمل سے ثابت کرتے رہتے تھے،ہمارے درسی ساتھی تھے،صلاحیت بھی اوسط تھی،یہ عمل ان کا فراغت تک جاری رہا،جب تدریسی میدان میں داخل ہوئے تو عربی کی ابتدائی کتابوں کی تدریس بھی ان کے بس کی نہیں رہی،حالاں کہ اس قدر استعداد تو ضرور تھی کہ وسطیٰ درجات کی کتابیں وہ پڑھا سکتے تھے،لیکن چغل خوری کے اس مذموم عمل نے ان کی تدریسی خدمات میں رکاوٹ ڈالی،مواقع بہت ملے،لیکن ہر جگہ ناکامی رہی،بالآخر وہ اپنے خاندانی پیشہ کپڑا بننے میں لگ گئے اور یہی ان کا ذریعہ معاش قرار پایا۔اور یہ واقعہ تو آپ سب نے سن ہی رکھا ہوگا کہ ایک شخص نے ایک ایسے غلام کو خرید لیا،جس کی عادت چغل خوری کی تھی،اس نے پہلے اس کی بیوی سے کہا کہ تمہارا شوہر دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے،بیوی بہت گھبرائی،اس نے غلام سے کہا کہ کوئی ترکیب بتاؤ،اس نے جھٹ یہ تجویز رکھ دی کہ اپنے شوہر کی داڑھی کے چند بال استرے سے مونڈ کرلاؤ،میں اس پر ترکیب کر دوں گا،شوہر کے دل سے نکاح کا خیال ہی جاتا رہے گا،پھر غلام اس کے شوہر کے پاس گیا اور کہا کہ تمہاری بیوی تمہارے علاوہ کسی کو چاہتی ہے، آج رات اس کا ارادہ تمہیں ذبح کرنے کا ہے،وہ رات کو استرہ لے کر اس کام کے لئے تمہارے پاس جائے گی،تا کہ وہ تمہاری موت کے بعد اپنے محبوب سے نکاح کر سکے،شوہر نے اس کی بات کو سچ مان لیا،رات کو سونے کا بہانہ کر کے لیٹا رہا،عورت داڑھی کے بال مونڈنے استرہ لے کر پہونچی تو اسے پورا یقین ہوگیا اور اس نے اسی استرے سے بیوی کو ذبح کر دیا،بیوی کے خاندان والوں نے شوہر کو قتل کر دیا،دیکھا آپ نے،چغل خوری کی اس لعنت نے کس طرح خاندان کو تباہ کر دیا۔یہاں پر یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی آپ سے چغلی کرے تو آپ کو کیا کرنا چاہئے؟ علامہ ذہبی نے الکبائر میں لکھا ہے کہ ایسے لوگوں کی بات پر یقین نہ کیا جائے،اس لئے کہ چغل خور اس گناہ کبیرہ کی وجہ سے فاسق ہو جاتا ہے اور فاسق کی گواہی کسی شخص کے حق میں مقبول نہیں ہوا کرتی،چغل خور کو شرعی انداز میں تنبیہ کی جائے اور اسے بتایا جائے کہ یہ عمل جنت میں دخول سے محرومی کا بڑا سبب ہے،اپنی ذات کی حد تک اسے یہ بھی کرنا چاہئے کہ وہ متعلقہ شخص سے بدگمان نہ ہو اور نہ ہی چغل خور کی بتائی ہوئی باتوں کی تحقیق میں پڑے اور نہ ہی اسے دوسروں سے نقل کرے،اس لیے کہ جہاں اس نے دوسروں سے اسے نقل کیا وہ خود بھی چغل خور کے زمرے میں آجائے گا۔

نعت رسول ﷺ اور اس کے تقاضے

مفتی عبدالمنعم فاروقی 9849270160



رسول اللہؐ وجہ تخلیق کائنات، محبوب رب کائنات، امام الانبیاء، خاتم المرسلین اور تمام جن وانس کے ہادی ورہنما ہیں، تمام جن وانس کے لئے آپؐ کی نبوت ورسالت پر ایمان لانا ضروری ہے، آپؐ پر ایمان لائے بغیر کسی کا ایمان معتبر ہے اور نہ ہی اعمال مقبول ہیں، دخول ایمان کے لئے جس طرح اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح رسوال اللہؐ کی نبوت ورسالت کو تسلیم کرنا ایمان کے لئے لازمی ہے بلکہ آپ کو آخری نبی ورسول ماننا ایمان کا جزو اور اس کا لازمی جزو ہے، رسول اللہؐ پر ایمان لانے کے ساتھ آپؐ کی ذات اقدس سے محبت رکھنا بھی ایمان کا حصہ اور صاحب ایمان ہونے کی نشانی ہے، رسوال اللہؐ کی محبت و چاہت کے بغیر ایمان ناقص ونامکمل ہے، سیدنا انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسوال للہؐ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے اہل وعیال، اس کے مال اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں (مسلم)۔ اہل علم فرماتے ہیں کہ محبت ایک مخفی چیز ہے اس کا تعلق دل سے ہے، جب کوئی کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کے اظہار کے لئے کبھی تو زبان سے اس کی تعریف کرتا ہے تو کبھی تحریر کے ذریعہ اپنی محبت کو ظاہر کرتا ہے تو کبھی جن چیزوں کو اس کی نسبت حاصل ہے ان سے چاہت رکھتا ہے اور کبھی اس کی نقل وحرکت اپنا کر اپنی قلبی محبت و چاہت اور روابستگی ووارفتگی کو ظاہر کرتا ہے، اہل ایمان کی محبتوں کا مرکز اللہ اور اس کے رسولؐ ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کو اپنے محبوبؐ کی محبت واطاعت میں پوشیدہ رکھا ہے، قرآن وحدیث کے ذریعہ اہل ایمان کو رسول اللہؐ سے محبت کی تلقین کی گئی ہے اور سچی محبت کو مدار نجات بتلایا گیا ہے، رسول اللہؐ سے محبت کے اظہار کے لئے نظم اور نثر میں بہت کچھ لکھا گیا لکھا جارہا ہے اور قیامت تک لکھا جاتا رہے گا، **مدحت مصطفوی کا منظوم اظہار عہد نبوی میں:** نظم کے ذریعہ رسول اللہؐ سے عقیدت ومحبت کے اظہار کا سلسلہ زمانہ نبوت سے ہی شروع ہوگیا تھا، رسول اللہؐ کی مدح میں سب سے پہلے جس نے زبان کھولی وہ آپؐ کے مربی ومحسن عم نامدار ابوطالب ہیں، سیرۃ النبی میں ابن ہشام نے ایک قصیدہ کے سات شعر نقل کئے ہیں جس میں ابوطالب نے پرجوش اشعار میں رسول اللہؐ کی مدح کی اور اپنے خاندان (بنوہاشم) کی خصوصیات کا ذکر کیا، صحابہ کرامؓ جنہیں رسول اللہؐ کی نعت پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ان میں حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ، حضرت اسود بن سریعؓ، حضرت کعب بن زہیر بن ابی سلمیٰؓ اور حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ کے اسمائے گرامی خصوصیت کے ساتھ ذکر کئے جاتے ہیں۔ **حسان بن ثابتؓ کی خصوصیت:** نعتیہ اشعار پڑھنے میں حضرت حسان بن ثابتؓ کو دربار رسالت میں ایک ممتاز مقام حاصل تھا، اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ مسجد نبوی میں انہیں منبر پر بٹھاتے تھے اور صحابہؓ کی محفل میں ان سے اشعار سنتے تھے، رسول اللہؐ کے مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد مکی شعراء بے لگام ہوگئے اور انہوں نے رسول اللہؐ کی شان میں ہرزہ سرائی کرنے لگے جن صحابہؓ نے ان گستاخ شعراء کا اپنی شاعری کے ذریعہ دندان شکن جواب دیا ان میں حضرت حسان بن ثابتؓ کو امتیازی مقام حاصل ہے، آپؐ نے ان کے بارے فرمایا: اللھم ایدہ بروح القدس (اے اللہ روح القدس (جبرئیل) سے اس کی تائید فرما (بخاری)۔

نعت کے لغوی واصطلاحی معنیٰ: نعت عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے لغوی معنیٰ صفت، وصف، تعریف اور خوبی کے آتے ہیں، اصطلاح میں نعت اس نظم کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ شاعر رسول اللہؐ کی مدحت وتعریف اور شمائل وخصائل بیان کرتا ہے، نعت لکھنے والے کو نعت گو شاعر اور پڑھنے والے کو نعت خواں یا ثنا خواں کہا جاتا ہے۔ **احادیث مبارکہ میں نعت کا لفظ:** رسول اللہؐ کی تعریف وتوصیف اور محامد ومحاسن کے لئے نعت کا لفظ احادیث مبارکہ میں بھی استعمال ہوا ہے، حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی کا بچہ رسول اللہؐ کی خدمت کیا کرتا تھا، ایک مرتبہ وہ بیمار ہوگیا تو آپؐ اپنے صحابہؓ کے ہمراہ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے باپ کو اس کے سرہانے توریت پڑھتے پایا، رسول اللہؐ نے اس یہودی سے فرمایا: اے یہودی! میں تجھے اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰؑ پر توریت اتاری، کیا تو میرے اوصاف میری نعت، میری ہجرت توریت میں پاتا ہے؟، اس یہودی نے (بغض وحسد کی وجہ سے) جھوٹ بولتے ہوئے کہا: نہیں، یہ سن کر بیمار بچہ فوراً بول پڑا: ہاں یا رسول اللہؐ، اللہ کی قسم! ہم آپ کی نعت، آپ کی صفات، آپ کی ہجرت توریت میں پاتے ہیں (اس کے بعد اس بچہ نے کہا) اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں (کلمہ پڑھنے کے بعد اس کا انتقال ہوگیا) تب رسول اللہؐ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ اس یہودی کو اس (مرنے والے) جوان کے پاس سے اٹھادو اور تم اپنے بھائی (کے کفن دفن) کا انتظام کرو (بیہقی دلائل النبوۃ)۔ **اردو شاعری میں نعت گوئی:** دیگر زبانوں کی طرح اردو شاعری کو بھی نعت گوئی میں ممتاز مقام حاصل ہے اور اردو شعرا نے اس صنف میں اپنی ایک الگ پہچان بنائی ہے، بقول مفکر اسلام ومؤرخ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی الندویؒ کے "نعت گوئی عشق رسول اور شوق مدینہ ہندوستانی شعرا کا محبوب موضوع رہا ہے اور فارسی شاعری کے بعد سب سے بہتر اور سب سے مؤثر نعتیں اردو ہی میں ملتی ہیں (سید ابوالحسن علی ندوی، کاروان مدینہ) **محافل نعت کو خصوصی مقام حاصل:** سیرت النبیؐ کی مجلسوں کی طرح نعت رسولؐ کی محفلوں کو بھی ایک ممتاز مقام حاصل ہے، سیرت نبویؐ کی مجالس جہاں تعلیمات نبوی کی ترویج واشاعت کا ذریعہ ہیں وہیں محافل نعت عشق رسولؐ کے حصول کا ذریعہ ہیں، احادیث مبارکہ میں رسول اللہؐ سے سچی محبت کو ایمان کی تکمیل کے لئے ناگزیر قرار دیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں اصحاب علم وفضل اور اپنے وقت کے اہل علم واہل اللہ نے رسول اللہؐ کی نعتوں کی روایت کو فروغ دیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ محبت رسولؐ ہمارے دل وجان میں پیوست ہوجائے اور اس کے بعد سیرت نبویؐ ہماری زندگی میں شامل ہوجائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے رسول اللہؐ کی اطاعت ضروری ہے عمل کے بغیر محبت کا حصول ممکن نہیں۔ **نعت گوئی میں احتیاط:** یقیناً نعت کا لکھنا اور اس کا پڑھنا نہ یہ کہ صرف باعث برکت وباعث اجر وثواب ہے بلکہ باعث مغفرت وباعث نجات بھی ہے، مگر یہ ایک ایسی گھاٹی ہے جس پر سے بغیر کسی لغزش کے گزر جانا ہر ایک کے بس کی بات نہیں نعت گو اگر اللہ اور اس کے رسولؐ کے اوصاف میں فرق کرنے کی صلاحیت نہیں کر سکتا تو اسے نعت نہیں کہنا چاہئے، نعت لکھنے کو تلوار کی دھار پر چلنے سے تشبیہ دی گئی ہے "نعت شریف لکھنا بہت مشکل کام ہے، جس کو لوگ آسان سمجھتے ہیں اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے، اگر شاعر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہے، البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے غرض حمد میں کوئی حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے (مولانا احمد رضا خان بریلویؒ: الملفوظ حصہ دوم)۔ بقول مشہور مداح رسول شاعر ڈاکٹر تابش مہدی کے

یہ ارض نعت ہے تابش سنبھل سنبھل کے چلو
وفور شوق میں کوئی نہ بھول ہوجائے

نعت خوانی ومحفل نعت کے آداب: نعت خوانی ہو یا نعت کی سماعت ادب واحترام کو ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے، ذراسی بے ادبی محرومی کا سبب بن سکتی ہے، اس لئے نعت پڑھنی ہو یا اس کی سماعت ادب کا تقاضہ یہ ہے کہ باوضو ہوکر پڑھا اور سنا جائے، سنجیدگی متانت کو ملحوظ رکھیں، اکابر واہل اللہ کے طرز عمل کو مشعل راہ بناتے ہوئے نعت گوئی یا نعت خوانی کی جائے اس سے محبت وروحانیت میں اضافہ ہوگا، رسول اللہؐ کا نام نامی اسم گرامی آنے پر محبت واحترام سے درود پڑھے، مجلس میں آپؐ کا نام آنے پر ایک مرتبہ درود پڑھنے کو علماء نے واجب قرار دیا ہے، متعدد بار نام نامی آنے کی صورت میں ہر بار درود پڑھنا بہتر، باعث برکت اور سبب نزول رحمت ہے، نعتیہ اشعار بھلے معلوم ہونے پر "سبحان اللہ" کہنا اور نعت خواں کو داد دینا درست ہے مگر زیادہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہنا کسی طرح پسندیدہ نہیں ہے (فتوی دارالافتاء، علامہ بنوری ٹاون) نعتیہ اشعار میں حتی الامکان آپؐ کا نام نامی نہ لے اس کے بجائے القابات کا استعمال کرے، مکمل متوجہ ہوکر نعت سنیں، دوران نعت بلاضرورت گفتگو کرنا یا کھانے پینے میں مشغول ہونا بے ادبی میں شامل ہے، بشاشت کا لحاظ رکھتے ہوئے نعت پڑھنا اور سننا چاہئے، نعت پڑھنے اور سننے کا مقصد ہی رسول اللہؐ کی محبت کا حصول واطاعت کا جذبہ اپنے اندر پیدا کرنا ہو، خلاف سنت وضع قطع رکھنے والوں سے نعت پڑھوانے سے احتراز کرنا چاہئے کیونکہ اس میں انہیں آگے کرنے میں ان کی تعظیم ہوتی ہے جبکہ فاسق کی تعظیم درست نہیں ہے، نعت میں دنیوی محبوبوں کے لئے استعمال کئے جانے والے الفاظ کا استعمال شان اقدس کے منافی ہے، اس لئے ایسے شعرا سے نعت پڑھوانے سے گریز کرنا چاہئے، نعت کے ذریعہ رسول اللہؐ کی ایسی تعریف کرنا جس سے دوسرے انبیاءؑ کی توہین ہوتی ہو سخت منع ہے احادیث میں رسول اللہؐ نے اس سے منع فرمایا ہے، نعت خواں عقیدت ومحبت میں ڈوب کر نعت پڑھے اس سے اس کا مقصد لوگوں سے داد وتحسین حاصل کرنا نہ ہو نعت کے ہر مصرع بلکہ ہر لفظ کی نسبت رسول اللہؐ کی طرف ہوتی ہے اس لئے ہر لفظ کا احترام ضروری ہے، کوئی مصرع یا شعر سمجھ میں نہ آئے تب بھی احترام سے سماعت کریں، **نعت پڑھنے اور سننے میں کن چیزوں سے بچنا ضروری ہے:** نعت کے کسی مصرع یا شعر پر، بہت زیادہ بلند آواز سے سبحان اللہ کہنا کسی بھی طرح پسندیدہ نہیں ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے، نعت خواں کے لئے از خود سبحان اللہ کہنے کا مطالبہ کرنا مناسب نہیں، دف اور میوزک پر نعت پڑھنا ناجائز ہے حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص دف اور ڈانڈیوں پر قرآن پڑھے گا اس کی تکفیر کی جائے گی، میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نعت مصطفیؐ دف اور ڈانڈیوں کے ساتھ پڑھنے کا حکم بھی اس کے قریب تر ہے اور اسی طرح ذکر الٰہی پر تالیاں بجانے کا حکم ہے نعت کو گانوں کے طرز پر پڑھنا اور اس میں موسیقی کو شامل کرنا جائز نہیں بلکہ یہ عمل تعلیمات نبویہ سے سراسر انحراف ہونے کے ساتھ آپؐ کی شان میں ایک طرح سے گستاخی ہے، ایسی نعت خوانی سے احتیاط از حد ضروری ہے، جس میں آلات لہو ولعب کی صدائیں پیدا ہوتی ہو نعت پڑھنے والے اور سننے والوں کا رقص نما اور عجیب وغریب قسم کے حرکات وسکنات سے اجتناب کرنا ضروری ہے لیکن بد قسمتی ہے بعض خواہش پرست لوگ اس میں بتلا ہیں، اسی طرح محفل نعت میں ان حرکات وسکنات سے بچنا ضروری ہے جن سے محفل نعت کے تقدس کی پامالی ہوتی ہو بعض نعت خواں رقص نما انداز اپناتے ہیں اور سامعین کو بھی اس پر ابھارتے ہیں جسے دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ محفل نعت میں نہیں بلکہ کسی رقص وسرور کی محفل میں ہیں، نعت نہ صرف آلات موسیقی کے ساتھ پڑھنا منع ہے بلکہ فن موسیقی کے قواعد کی رعایت رکھتے ہوئے پڑھنا بھی منع ہے، **نعت کا فن موسیقی کے قواعد پر پڑھنا:** بعض شعرا اور نعت خواں نعت کو فن موسیقی کے قواعد پر پڑھتے ہیں اور اسے جائز سمجھتے ہیں حالانکہ جس طرح موسیقی کی دھن پر پڑھنا جائز نہیں ہے اسی طرح اس کے قواعد کے ساتھ پڑھنا بھی ناجائز ہے، اس معاملہ میں بعض لوگ غلط فہمی میں بتلا ہیں، چنانچہ دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ "واضح رہے کہ گانے کے طرز پر نعت پڑھنا اور سننا منع ہے، اس سے مراد یہ نہیں کہ عربی اوذان اور عربی بحور پر اشعار یا نعت پڑھنا منع ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ جان بوجھ کر اپنے ارادہ واختیار سے کسی معروف گانے کے ہم وزن قافیہ، حمدیہ ونعتیہ اشعار بنا کر گانے کی طرز پر پڑھنا جس سے عام لوگوں کا ذہن اس گانے کی طرف جائے یا لہجے میں فن موسیقی کے قواعد کی رعایت رکھتے ہوئے اتار چڑھاؤ کے ساتھ اشعار پڑھنا حمد ونعت کی بے ادبی اور اس کی شان کے خلاف ہے اور چونکہ ایسا کرنے میں فاسق لوگوں کے ساتھ مشابہت بھی ہے اس لئے ایسا کرنا اور بھی زیادہ قبیح ہے البتہ اگر غیر اختیاری طور پر آواز کو خوبصورت بناتے ہوئے کسی گانے کی طرز بن جائے یا اس کے مشابہ ہو جائے تو یہ فی نفسہ جائز ہے لیکن مشابہت سے بچنا بھی بہتر ہے، معجم اوسط طبرانی کی ایک حدیث (۷۲۲۳) میں رسول اللہؐ نے قرآن کریم کو گانے کی دھن پر پڑھنے سے منع فرمایا اور ایسا کرنے والوں کی مذمت فرمائی ہے، اس حدیث سے یہ راہ نمائی ملتی ہے کہ نعت کو (جو کہ ایک عبادت ہے) گانے کے انداز پر نہیں پڑھنا چاہئے، البتہ حمد ونعت کے اشعار پڑھنے میں خوش آوازی اور اچھی آواز پیدا کرنے کے لئے آواز میں مناسب اتار چڑھاؤ، ترنم، آواز کو باریک کرنا اور لہرانا وغیرہ امور شرعاً مباح ہیں (فتوی نمبر: ۱۴۴۲۰۰۵۲۰۰۲۵۶)۔ **خلاصہ:** بہر حال نعت پڑھنا اور سننا دونوں باعث برکت ورحمت اور دارین کی سعادت کا موجب ہیں، رسول اللہؐ سے والہانہ تعلق اور محبت کی علامت ہیں لیکن یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب کہ اس کی مکمل رعایت کی جائے، یقیناً محبت کا اظہار بھی محبت کے دائرہ میں ہونا چاہئے، جس طرح محبت میں کمی درست نہیں ہے اسی طرح محبت میں غلو بھی جائز نہیں ہے اور محبت کے لئے وہ طریقہ اپنا جو حدود شریعت سے باہر ہوں کسی بھی طرح درست نہیں ہے، یاد رکھیں مدح رسولؐ اور نعت رسولؐ پڑھنے اور سننے والوں کے لئے ادب واحترام از حد ضروری ہے کہنے والے نے تو یہاں تک کہا ہے کہ

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

"عطر وگلاب سے اگر ہزار بار بھی اپنا منہ دھوؤں، پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس منہ سے سرکار کا نام لینا کمال بے ادبی ہے"

اللہ تعالیٰ ہم سب اپنے محبوبؐ سے حقیقی وعملی محبت عطا فرمائے اور ایسی محبت جو قیامت میں شفاعت اور نجات کا ذریعہ بن سکے (آمین)

ان جعلی پیروں اور عاملوں سے اسلام کو نقصان

قیصر محمود عراقی، موبائل:6291697668

جعلی عامل اور جعلی پیر بن کر ہمارے معاشرے میں بغیر کچھ محنت کئے پیسہ کمانا بہت آسان بن چکا ہے۔ سادہ لوح افراد اپنا پیٹ کاٹ کاٹ کر ان شیطان کے چیلوں کا پیٹ بھر رہے ہیں، تعویذ اور گنڈے کا کاروبار اس حد تک پھیل چکا ہے کہ اب گلی محلے میں بھی جعل ساز بابا اور فراڈی پیر منٹوں میں مسئلہ حل کرنے کا ڈرامہ رچائے بیٹھے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کا انسان غلط اور صحیح کی پہچان اس لئے نہیں کرسکتا کہ کچھ مفاد پرست علماء اور جعلی پیر جو مسلمان تو ہیں لیکن اسلام سے بہت دور ہیں، ان جعلی عاملو اور پیروں نے اسلام کو ایک نیا رنگ دے دیا ہے، جس نے اصل اسلام کی حالت ہی بدل دی ہے، جس کی وجہ سے آج کا انسان بے چین ہے اور بہت ساری پریشانیوں اور مصیبتوں میں گھرا نظر آتا ہے اور اس کی اصل وجہ اسلام سے دوری ہے۔ آج کا انسان بہت جلد باز ہے اسی لئے خواہشات کا غلام بن کر رہ گیا ہے، وہ چاہتا ہے کہ اس کی خواہش فوراً پوری ہوجائے، اس جلدی کے چکر میں وہ اپنا ستیاناس کروالیتا ہے۔ جب انسان پر کوئی دکھ پریشانی آتی ہے تو وہ اللہ سے رجوع کرنے کے بجائے جعلی عامل، جعلی پیر اور جعلی جھاڑ پھونک والے بابا سے رجوع کرتا ہے اور جعل ساز ان کو ان تباہی کی دلدل میں ڈھکیل دیتے ہیں کہ وہاں سے اس کا نکلنا مشکل نہیں ناممکن ہوجاتا ہے۔ بے شمار لوگ ایسے ہیں جو ان جعل سازوں کا شکار ہوچکے ہیں، اپنا بہت سارا پیسہ برباد کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کی نظر میں بھی گر جاتے ہیں، ان جعل سازوں نے گھروں کے گھر تباہ کردیئے ہیں، لوگوں کے جذبات سے کھیلنا، عورتوں کی عزتوں سے کھیلنا، بھائی کو بھائی سے لڑوانا ان شیطان نما جعلی پیروں، عاملو اور باباؤ کے مشاغل بن چکے ہیں۔ اگر ان کے دیئے ہوئے اشتہارات کو غور سے پڑھیں تو اس میں لکھا یہ ہوتا ہے، کالے علم کی کاٹ کے ماہر، شادی نہ ہونا، اولاد کا نہ ہونا محبوب آپ کے قدموں پر، شوہر کو راہ راست پر لانا، امتحان میں کامیابی، اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ لکھا ہوتا ہے۔ ان کے ان الفاظ پر اگر غور کیا جائے تو یہ خدائی دعوے ہیں، جب کہ سوائے اللہ کے کوئی انسان فائدہ نہیں دے سکتا، لیکن یہ بات جاہل انسانوں کی سمجھ میں نہیں آتی کیونکہ ہم قرآن وحدیث سے دور ہیں، اگر قرآن پاک کو اور حدیث مبارکہ کو غور سے پڑھا جائے تو قرآن مجید میں زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔ آج دین سے دوری کی وجہ سے، بہت ساری باتوں سے ہم ناواقف ہیں، قرآن میں ہر بیماری کا علاج ہے، اگر ہم صبح وشام کی دعائیں پڑھیں تو تمام آفتوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں، لیکن آج انسان نے بھی خود کو برباد کرنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ اس لئے ان جعلی پیروں، باباؤں اور عاملوں کے ہاتھوں نہ صرف اپنا پیسہ برباد کررہے ہیں بلکہ ان سے اپنی عزتوں کا جنازہ بھی نکلوا رہے ہیں۔ ان جعلی پیروں اور عاملین نے گھروں کے گھر تباہ کردیئے ہیں، بھائی کو بھائی کا دشمن بنادیا ہے، یہ لوگ خاندانوں کو آپس میں لڑوانے کا کام کرتے ہیں بلکہ ساری زندگی کیلئے ایک بھائی کو دوسرے بھائی سے بیگانہ کردیتے ہیں۔ ان جعلی پیروں اور عاملوں نے اسلام کو نہ صرف نقصان پہنچایا ہے بلکہ اسلام کو بدنام بھی کردیا ہے۔ آج ہم نے اللہ پر یقین کرنا چھوڑ دیا ہے اور ان جعلی پیروں اور عاملوں پر یقین رکھتے ہیں جو کہ نت نئے طریقوں سے معاشرے میں رہنے والے سیدھے سادے عوام کو لوٹ رہے ہیں اور عوام بھی اتنی سیدھی ہے کہ بہت سارے واقعات سامنے آنے کے باوجود ان پیر، عامل اور بابا سے فیض یاب ہونے کے بجائے اپنا بیڑا غرق



کروارہے ہیں اور پھر سارا قصور ان لوگوں کا بھی نہیں ہے کیونکہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے، ان لوگوں کی عقل پر بھی قربان جائیے جو خود چل کر ان کے پاس جاتے ہیں اور ان لوگوں نے اپنی طرف سے ایسے ایسے خرافات ایجاد کی ہوئی ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے، جب لوگ ان سے مسائل بیان کرتے ہیں تو وہ مسئلے کی نوعیت کو بھانپتے ہوئے کسی کو کہہ دیتے ہیں کہ تم پر اپنوں نے تعویذ گنڈے کئے ہوئے ہیں اور اسی طرح اور کوئی بے اولادی کے مسئلے کے سلسلے میں ان کے پاس جاتا ہے تو اس کے دل ودماغ میں یہ بات بٹھادیتے ہیں کہ اس کے کسی اپنے نے اس کی کوکھ کو بند کروایا ہے اس وجہ سے بچے کی پیدائش رکی ہوئی ہے، تو لہٰذا اتنی اتنی رقم کا بندوبست کرو علاج ہوجائیگا۔ جب لوگوں کے سامنے ان کے اپنوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ کام کسی تمہارے اپنے کا ہے، جس نے تمہارے لئے بندش کروائی ہے تو اس طرح انسان اپنوں سے دور ہوجاتا ہے، اس کی وجہ سے آپسی گھریلوں جھگڑے شروع ہوجاتے ہیں۔ قارئین حضرات! میں کچھ شعبدہ بازوں اور جعلی پیروں کا تذکرہ کرنے جارہا ہوں۔ ایک پیر صاحب تھے وہ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کرتے تھے، وہ ایئر پورٹ پہنچ کر اپنے چاہنے والوں سے کہتے تھے کہ اپنی بوتلوں کے ڈھکن کھول دو اور ان کا رخ میری طرف کردو، پھر وہ اپنی بوتل میں پانی دم کرتا اور جاہل لوگ اسے معجزہ سمجھتے، اسی طرح ایک دوسرا پیر تھا جو سادہ لوح لوگوں کو سبز باغ دکھا کر رقم دوگنا کرنے کا جھانسہ دیا کرتا تھا۔ ایسے پیروں کے پاس کوئی آمدنی نہیں ہے جبکہ آمدنی کرنے والے حضرات آج کے دنوں میں پریشان رہتے ہیں لیکن یہ حضرات ہوائی جہاز کا سفر بھی کرتے ہیں اور کبھی کربلا اور کبھی بغداد کا سفر بھی کرتے رہتے ہیں، اسی بات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کس طرح لوگوں کو لوٹ کر اپنی جیب بھرتے ہیں اور وہ رقم زیادہ تر بے وجہ کی سفر میں خرچ کرتے ہیں۔ یہاں یہ ذکر کرنا بیجا نہ ہوگا کہ آج بھی جعلی پیر، بابا اور عامل ہمارے مسلم معاشرے میں کثرت سے ملینگے جو سادہ لوح لوگوں کو تعویذ کے نام پر پانی میں پھونک مارنے کے نام پر خوب لوٹ رہے ہیں، ایک بوتل پانی میں تین بار پھونک کی قیمت سو(۱۰۰) روپیے، اگر بوتل گھر سے نہیں لائے تو بوتل بابا کے پاس سے لینا ہوگا تب اس کی قیمت ایک سو اکاون (۱۵۱) روپیے ہوجائیگی۔ ہمارے شہر میں بھی کچھ جعلی بابا اور جعلی پیر ہوگئے ہیں جو ہرے لباس، پیلے لباس، زعفرانی لباس یا پھر مذہبی لبادہ اوڑھے امت کو لوٹ رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ دین سے گمراہ بھی کررہے ہیں۔ ادھر چار پانچ سالوں سے کچھ ایسے ایسے نئے تہواروں کی ایجاد ان لوگوں نے کردی ہے کہ اس میں ہمارے معاشرے کے خاص کر نوجوان طبقہ اسے دین سمجھ کر منانے میں بہت آگے نکل چکا ہے، اپنے آپ کو یہ لوگ حسینی کہتے ہیں لیکن امام حسین رضی اللہ عنہ کی ایک بھی علامت ان کے اندر نہیں پائی جاتی، نہ لباس میں، نہ چال ڈھال میں، نہ رہن سہن میں اور نہ ہی بول چال میں، ان سے اگر نماز پڑھنے کی بات کی جائے تو کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں لیکن لوگوں کو دکھانے کیلئے نہیں، ہماری نماز تو یہاں کی مسجد میں نہیں بلکہ کربلا کی سرزمین پر ادا ہوتی ہے۔ ساری دنیا کے مسلمان حج اور عمرہ کے دوران احرام باندھتے ہیں لیکن یہ جعلی پیر اور جعلی بابا ہمہ وقت احرام میں ہوتے ہیں۔ قارئین محترم! آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب ان جعلی پیروں، باباؤ اور عاملوں کے یہاں محفل قوالی ہوتی ہے تو قوالی کے ہر مصرعے پر ان کو حال آنے لگتا ہے اور یہ اپنے ہاتھوں کو لہرانے لگتے ہیں، بدن کو ہلانے لگتے ہیں اور جھومنے لگتے ہیں لیکن شاید آپ کو معلوم نہیں کہ یہ لوگ قوالی کے مصرعے پر وجد میں آکر یہ سب نہیں کرتے بلکہ قوالی میں بجنے والی طبلے کی تھاپ پر یہ رقص کررہے ہوتے ہیں اور نام دیتے ہیں کہ بابا کو حال آرہا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارے یہاں کے مسلکی علما ایسے جعلی پیروں اور باباؤں کی حرکت وسکنات کو دیکھتے ہوئے بھی خاموش رہتے ہیں اور کچھ نہیں بولتے۔ میری سمجھ میں بات نہیں آتی کہ آیا ایک شخص جو پانچوں وقت نماز پڑھتا ہے، روزہ رکھتا ہے، قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتا ہے مگر چونکہ وہ دوسرے مسلک سے ہے اس لئے وہ گستاخِ رسول ﷺ اور کافر ہے۔ یہ بات ہمارے مسلکی علما اپنی تقریروں، اپنے خطابوں، اپنے جلسوں میں بانگ دہل کہتے ہیں لیکن یہ جعلی پیر اور بابا کچھ بھی کہہ دیں تو ان کی زبان بند ہوجاتی ہے، نہ گستاخِ رسول ﷺ کا فتویٰ لگتا ہے اور نہ ہی کافر کہا جاتا ہے جبکہ وہ حقیقتاً گستاخِ رسول ﷺ اور کافر ہے کیونکہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ کفر کرتا ہے اور کفر کرنے والے کو ہی کافر کہا جاتا ہے۔ بہرحال ان جعلی پیروں، باباؤ اور عاملوں سے کب چھٹکارا ملے گا جو تباہی مچارہے ہیں، ایسے لوگوں کو سزا ہونی چاہئے کیونکہ یہ لوگ معاشرتی بگاڑ کی بہت بڑی وجہ ہے، معاشرتی امن کیلئے ایسے پیروں اور عاملوں کا خاتمہ ہمارے معاشرے میں از حد ضروری ہے، لیکن نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ آج اتنی ترقی ہونے کے باوجود بھی ہم ان جعلی پیروں، عاملوں اور باباؤ کے غلام ہیں، ہماری سوچ میں وہی قدامت پسندی پائی جاتی ہے جو کہ زمانہ جہالت کے لوگوں میں پائی جاتی تھی۔ آج ہمیں سوچ بدلنی ہوگی، ان جعلی پیر، عامل اور بابا کا شکار ہونے کے بجائے قرآن وحدیث کی مدد لینی ہوگی، اس کے لئے حق پرست عالم دین کے پاس جانا ہوگا نہ کہ ان نوسر بازوں کے پاس جو کہ پیسوں کے ساتھ عزتیں بھی پامال کرتے ہیں۔ ہماری کامیابی اسی میں ہے ہم اسلام پر چلے نہ کہ ان جعلی پیر، عامل اور بابا کے پیروکار بنیں۔

(یہ مضمون نگار کی ذاتی رائے ہے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں)

خوشبو والے بزرگ

بصرہ میں ایک بزرگ "حضرت مسکی" کے نام سے مشہور تھے۔ مسک خوشبو کو کہتے ہیں اور اس کا معنی "خوشبو والا" ہے۔ یہ بزرگ اس قدر خوشبو والے تھے کہ جس راستے سے گزرتے راستے مہکنے لگتے اور جب مسجد میں تشریف لاتے تو ان کی خوشبو سے لوگوں کو پتہ چل جاتا کہ حضرت مسکی تشریف لائے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں ان کی خوشبو کا راز معلوم کرنے کے لئے ایک شب ان کے پاس ٹھہرا اور ان سے دریافت کیا کہ "آپ کے جسم سے اس قدر خوشبو کیوں آتی ہے؟۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ روزانہ کافی رقم خرچ کرکے خوشبو خریدتے ہیں، پھر اپنے جسم اور کپڑوں پر مل لیتے ہیں؟"۔ حضرت مسکی نے فرمایا "نہیں، یہ بات نہیں ہے۔ میں نے آج تک نہ کبھی خوشبو خریدی ہے اور نہ ہی جسم یا کپڑوں پر ملی ہے"۔ راوی نے ان سے سوال کیا کہ "پھر اس خوشبو کا راز کیا ہے؟"۔ بزرگ نے فرمایا: "آج میں اپنے اس راز کا پردہ فاش کررہا ہوں، ہوسکتا ہے کہ میرے مرنے کے بعد تم مجھے دعائے خیر سے یاد کرو"۔ حضرت مسکی نے فرمایا: "میں بغداد کا رہنے والا ہوں، میرے والد نے میری بڑی اچھی تربیت فرمائی۔ میں بڑا خوبصورت تھا اور صاحب شرم وحیاء بھی۔ میرے والد نے مجھے بازار کی ایک دوکان پر بٹھادیا اور میں پابندی سے اس دوکان پر کام کرتا رہا۔ ایک روز ایک ضعیفہ دوکان پر آئی اور کچھ قیمتی کپڑے نکلوا کر صاحب دوکان سے کہنے لگی کہ "ان کپڑوں کو میں اپنے ساتھ گھر لے جارہی ہوں، لہٰذا اس لڑکے کو میرے ساتھ بھیج دیجئے۔ جو کپڑے پسند آئیں گے وہ رکھ لئے جائیں گے اور ان کی قیمت اس لڑکے کے ہاتھ بھیج دی جائے گی"۔ چنانچہ مالک دوکان کے کہنے پر میں اس ضعیفہ کے ساتھ روانہ ہوگیا۔ ضعیفہ مجھے ایک عظیم الشان مکان میں لے گئی، جس میں بہت سے مرد اور عورتیں ملازم تھیں۔ پھر اس نے مکان کے ایک خوبصورت کمرہ میں مجھے بٹھادیا۔ کمرہ بڑا مزین اور آراستہ تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک نوجوان عورت کمرے میں آئی اور میرے پاس بیٹھ کر مجھ سے لپٹ گئی۔ میں ڈر گیا اور اس سے دور ہوکر کہنے لگا کہ "خدا سے ڈرو"۔ عورت نے کہا "میری بات مان لو اور جو چاہو مجھ سے لے لو، مگر تمہیں جانے نہیں دوں گی"۔ میں نے کہا "مجھے بیت الخلاء کی حاجت ہے، پہلے اس سے فرصت ہو جاؤں"۔ خاتون نے اپنی باندی کو بلایا اور کہا "انھیں بیت الخلاء لے جاؤ"۔ چنانچہ میں بیت الخلاء میں داخل ہوا اور اپنی رہائی کے لئے یہ صورت اختیار کی کہ وہاں کی نجاست اپنے چہرے، ہاتھ، سارے جسم اور کپڑوں پر لگالیا اور جب باہر نکلا تو باندی میری حالت دیکھ کر پاگل پاگل کہتے ہوئے وہاں سے بھاگ گئی۔ پھر جب میری اس عاشقہ نے بھی میری یہ حالت دیکھی تو وہ بھی بھاگ کھڑی ہوئی اور میں اسی حالت میں وہاں سے نکل کر ایک باغ میں پہنچا، جہاں اپنا جسم اور کپڑا صاف کرکے گھر واپس آگیا۔ جب رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ کوئی میرے قریب آکر اپنا ہاتھ میرے چہرے اور جسم پر پھیر رہا ہے اور کہا "جانتے ہو میں کون ہوں؟ میں جبرئیل ہوں"۔ میری آنکھ کھلی تو میرے جسم اور کپڑے سے خوشبو آرہی تھی، جو آج تک قائم ہے، یعنی یہ خوشبو حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ہاتھ کی برکت ہے"۔ (روض الریاحین۔ ۱۰۹) واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گناہوں سے بچنا بہت ہمت کا کام ہے، تاہم اس کا نتیجہ بہت اچھا نکلتا ہے۔ اللہ کے نیک بندے آخرت کی ذلت ورسوائی سے بچنے کے لئے اس دنیا کی ذلت ورسوائی کی پرواہ نہیں کرتے۔ یقیناً گناہوں کی نجاست سے بچنے والوں کی روح بھی پاک وصاف ہوجاتی ہے اور ان کا جسم ولباس بھی پاکیزہ وصاف رہتا ہے۔



ناندیڑ ٹائمز
NANDED TIMES URDU DAILY



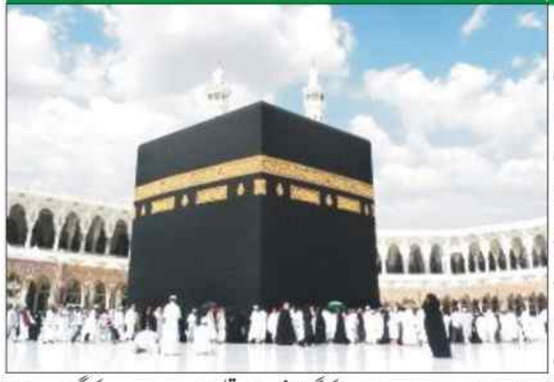
حیدرآباد۔ جئے پور، ہمسفر، سچکھنڈ اور دیگر ٹرینیوں کی منسوخ

ناندیڑ۔۲۳؍نومبر (نامہ نگار): ساؤتھ سینٹرل ریلوے کی جانب سے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ بتایا گیا ہے کہ بھوپال ڈویژن میں ریل پٹریوں کی مرمت کا کام آئندہ دنوں شروع ہونے والا ہے اسی سلسلہ میں حیدرآباد سے جئے پور بذریعہ نظام آباد ناندیڑ آکولہ اجمیر چلائی جانے والی ٹرین کچھ دنوں کے لیے جانے اور آنے دونوں جانب منسوخ کی جاری ہے۔ ٹرین نمبر 12720؍حیدرآباد۔ جئے پور ٹرین ۲۷، ۲۹نومبر اور۴، ۶؍دسمبر کو منسوخ رہے گی۔ اسی طرح واپسی میں ٹرین نمبر 12719؍جئے پور۔ حیدرآباد یہ ٹرین ۲۹نومبر، ۱، ۶، ۸؍سمبر کو منسوخ رہے گی۔ اسی طرح ٹرین نمبر 17020؍حیدر آباد۔ اجمیر حسار ٹرین ۲دسمبر کو منسوخ رہے گی اور واپسی میں حسار۔ اجمیر حیدرآباد ٹرین نمبر 17019؍ یہ۵؍دسمبر کو منسوخ



رہے گی۔ عین تعطیلات کے وقت اجمیر۔ جئے پور کی طرف جانے والی دونوں ٹرینوں کو منسوخ کرنے سے مسافروں کو کافی مشکلات پیش آسکتی ہے۔ کیونکہ کئی لوگوں نے تعطیلات کے سبب کئی ماہ قبل ریزرویشن کیا ہوا ہے۔ اسی طرح ریلوے پریس نوٹ میں کہا گیا کہ متھورا ریلوے اسٹیشن کے پاس میگا بلاک کے سبب کچھ ٹرینوں کو منسوخ کیا جارہا ہے۔ ناندیڑ سے امرتسر کے درمیان چلائی جانے والی سچکھنڈ ایکسپریس ٹرین نمبر 12715؍ یہ ۲۱ جنوری تا ۴؍فروری تک منسوخ رہے گی۔ واپسی میں بھی یہ ٹرین نمبر 12716؍ یہ ۲۳؍ جنوری سے ۶؍فروری تک منسوخ رہے گی۔ اسی طرح ناندیڑ سے جموں جانے والی ہم سفر ہفتہ واری ٹرین ۲۶؍ جنوری اور ۲؍فروری کو منسوخ رہے گی۔ واپسی میں یہ ٹرین جموں سے ۲۸؍جنوری اور ۴؍فروری کو منسوخ رہے گی۔ اسی طرح ناندیڑ سے دہلی کے حضرت نظام الدینؒ کو جانے والی ہفتہ واری ٹرین نمبر 12753؍ یہ ۲۳؍ اور ۳۰؍جنوری کو منسوخ کردی گئی ہے۔ واپسی میں یہ ٹرین ۲۴؍اور ۳۱؍جنوری کو منسوخ رہے گی۔ مسافرں کو ہونے والی مشکل کے لیے ریلوے محکمہ نے معذرت کا اظہار کیا ہے۔

حج 2024 کا اعلان اور حج کے فارم جلد سے جلد شروع کیے جائیں



ممبئی (ای میل) حج 2024 کا اعلان جلد کیا جائے حج کے فارم شروع کیے جائیں اس ضمن میں وزارت اقلیتی امور کے وزیر محترمہ سمرتی زوبین ایرانی صاحبہ کو ایک خط فیڈریشن آف حج پلگرمس سوشل ورکرس آف مہاراشٹرا کی جانب سے بھیجا گیا۔ خط میں فیڈریشن کے صدر سید ساجد انور نے کہا کے ہر سال حج کا کام 7 سے 8 ماہ قبل شروع ہوجاتا ہے ہندستان کی سرکار اور سعودی عرب حکومت کے درمیان حج کا معاہدہ ہوتا ہے امور طے ہوتے ہیں اور اس کے بعد حج کا اعلان ہوتا ہے۔ لیکن اس بار ابھی تک کوئی کاروائی کی اطلاع نہیں ہے اس سال انشااللہ حج جون میں ہوگا حج 2023 میں حاجیوں کو جو دقتیں آئی ہے چاہے وہ رقم کی زیادتی کی ہو رہائش کا مسئلہ ہو یا اور کوئی پریشانی اس کی وجہ وقت پر حج کا پروسس شروع نہ ہونا بھی تھی ہر سال حاجیوں کے وطن واپس آنے کے بعد جائزہ لینے اور اس سال ہونے والی پریشانیوں کو درست کرنیکے لیے ایک حج رِویو میٹنگ لی جاتی تھی جس کا ابھی تک انتظار ہے حج کمیٹی آف انڈیا میں چیف ایکزیکٹیو آفسر اور تینوں ڈپٹی سی ای او کا نہ ہونے پر بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ حج کا پورہ کام ملکی و غیر ملکی سطح پر مختلف ادارے انجام دیتے ہیں جو طے شدہ وقت میں انجام دینا ہوتا ہے تاکہ عازمین حج کو آرام دہ اور سہولت بخش سفر اور رہائش مل سکے اس کے لیے 2024 کا اعلان وقت پر ہونا ضروری ہے اسطرح کی گزارش وزیر اقلیتی اُمور صاحبہ سے کی گئی ہے کے عازمین کے حق میں جلد فیصلہ کرتے ہوئے اعلان حج جلد کریں اور حج فارم جاری کیے جائیں۔

ٹرک ڈرائیور کے قاتل کو ایل سی بی نے کیا گرفتار



ناندیڑ۔۲۳؍نومبر (نامہ نگار): ناندیڑ شہر سے قریب مارتلا علاقہ میں پچھلے سال رات کے وقت ٹرک میں سوئے ہوئے ایک ٹرک ڈرائیور کو لوٹ کر اس کے قتل کی واردات پیش آئی ہے۔ ایل سی بی ٹیم نے سراغ لگا کر ملزم کو گرفتار کیا ہے۔ پولس پریس نوٹ کے مطابق بیرونی ریاست کا ایک ٹرک ڈرائیور مارتلا علاقہ میں پٹرول پمپ کے قریب اپنا ٹرک کھڑا کر اس میں سویا ہوا تھا۔ نامعلوم لٹیرے نے آکر اس پر حملہ کر کے نقد رقم و دیگر سامان لوٹ کر اس کا قتل کر کے فرار ہوگیا تھا۔ سڈکو گرامین پولس اسٹیشن میں قتل اور لوٹ مار کا مقدمہ درج تھا۔ اس معاملہ کی طرف اب ایل سی بی نے توجہ دے کر سراغ لگایا اور ملزم دیانند بھوسلے ۲۱؍سال ساکن بارول تعلقہ قندہار کو گرفتار کیا۔ جس نے یہ واردات انجام دی تھی۔ ایل سی بی کی ٹیم نے اس ملزم کو سڈکو پولس کے حوالے کردیا ہے۔

لوٹ کی واردات میں ملوث ملزم گرفتار

ناندیڑ۔۲۳؍نومبر (نامہ نگار): ناندیڑ لوکل کرائم برانچ کے انسپکٹر ادے کھنڈے رائے اپنی ٹیم کی ساتھ مختلف جرائم میں ملوث ملزمین کی تلاش میں مصروف ہے۔ ایل سی بی ٹیم کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ دیپک ونود بھوکرے، ساکن روی نگر کوٹھا ناندیڑ یہ لمب گاؤں میں ایک لوٹ کی واردات میں ملوث تھا۔ خفیہ اطلاع پر ایل سی بی کی ٹیم نے دیپک بھوکرے کو حراست میں لیا تو اس نے قبول کیا کہ اس نے اپنے ساتھی کے ساتھ یہ واردات انجام دی تھی۔ پولس نے اس کے قبضہ سے نقد ۲۰؍ہزار روپے برآمد کئے ہیں جو انہوں نے لوٹا تھا۔

موٹر سائیکل چور گرفتار، چار گاڑیاں برآمد

ناندیڑ۔۲۳؍نومبر (نامہ نگار): ناندیڑ شہر و ضلع میں مسلسل موٹر سائیکل چوری کے واقعات پیش آرہے ہیں۔ سڈکو پولس ٹیم نے تحقیقات کرتے ہوئے خفیہ اطلاع پر و-بھوگنپت پڑگے ۲۲؍سال ساکن امرت نگر پورنا، ضلع پربھنی کو حراست میں لیا۔ پولس نے اس ملزم کے قبضہ سے چوری کی چار موٹر سائیکلیں برآمد کی ہے۔ چاروں موٹر سائیکلیں ہیرو ہونڈا کمپنی کی اسپلینڈر گاڑیاں بتائی گئی ہے۔ سڈکو پولس اسٹیشن میں موٹر سائیکل چوری کے واقعہ میں ملوث اس ملزم کو پولس نے باقاعدہ طور پر گرفتار کیا ہے۔ سڈکو پولس کی اس کاروائی پر ضلع ایس پی نے ستائش کی ہے۔



چوری کی واردات میں ملوث نابالغ ملزم پکڑا گیا



ناندیڑ۔۲۳؍نومبر (نامہ نگار): ناندیڑ ضلع ایس پی شری کرشن کوکاٹے نے ضلع کے تمام پولس اسٹیشن کے افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ ان کے حدود میں پیش آئے مختلف وارداتوں میں ملوث ملزمین کی گرفتاری عمل میں لائی جائے۔ سڈکو پولس کی ٹیم چوری اور لوٹ مار کی وارداتوں میں ملوث ملزمین کی تلاش میں مصروف ہے۔ اسی دوران پولس کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ ایک نابالغ لڑکا چوری کی مختلف واردات میں ملوث ہے۔ پولس نے اس نابالغ لڑکے کو حراست میں لے کر پوچھ تاچھ کی تو اس نے قبول کیا کہ دیوگاؤں چال کے علاقہ میں اس نے پچھلے دنوں ایک مکان میں چوری کی تھی۔ چوری کی اس واردات کے معاملہ میں وزیر آباد پولس اسٹیشن میں مقدمہ درج تھا۔ سڈکو پولس ٹیم نے اس لڑکے کے پاس سے تقریباً ۳۶؍ہزار روپے کا مال ضبط کر کے اسے وزیر آباد پولس کے حوالے کردیا ہے۔

قرض ادا کرنے کے لیے کسانوں کو اپنے اعضاء بیچنے کی پیشکش مہاراشٹر کی بدقسمتی: نانا پٹولے
اندھی و بہری حکومت سے اسمبلی اجلاس میں جواب طلب کریں گے



ممبئی: ریاست میں کسانوں کی حالت انتہائی قابل رحم ہوچکی ہے لیکن بی جے پی حکومت کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ کسانوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ ہنگولی ضلع کے کسانوں نے قرض کی ادائیگی کے لیے اپنے اعضاء بیچنے کی پیشکش کی ہے۔ یہ چھترپتی شیواجی مہاراج، شاہو، پھلے اور امبیڈکر کے مہاراشٹر کی بدقسمتی ہے کہ کسانوں کو اپنے قرضوں کی ادائیگی کے لیے ایسے قدم اٹھانے پڑ مجبور ہونا پڑ رہا ہے، لیکن ریاست کی بی جے پی حکومت کو اس پر کوئی شرم نہیں ہے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر نانا پٹولے نے بی جے پی حکومت پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے کچھ حصوں میں بارش کی قلت اور کچھ حصوں میں بارش کی کثرت کی وجہ سے خشک سالی ہوگئی ہے۔ کسانوں کو سویابین، کپاس، دالوں، پیاز سمیت سبزیوں اور پھلوں کی کوئی قیمت نہیں مل رہی۔ ان پر قرضوں کا پہاڑ کھڑا ہورہا ہے۔ کسانوں کو ابھی تک فصل بیمہ کی رقم نہیں مل سکی ہے۔ وزیر اعلیٰ اور نائب وزرائے اعلیٰ کسانوں کی مدد کے کھوکھلے اعلانات کر رہے ہیں۔ کسان بھی بے وقت ہونے والے نقصان کے معاوضے کے منتظر ہیں۔ کئی کسانوں کو قرض معافی کے لیے 50 ہزار روپے کی مراعاتی رقم بھی نہیں ملی ہے۔ اگر سرکاری افسران اور ملازمین صرف 50 پیسے کی نیتا گیری دکھاتے ہیں تو خشک سالی کا اعلان کیسے کریں گے؟ حکومت نے خشک سالی کا اعلان کرنے میں بھی سیاست کی۔ سرکاری خریداری مراکز بھی شروع نہیں ہوئے۔ 'حکومت آپ کی دہلیز' پر کہہ کر عوام کا پیسہ لوٹا جارہا ہے۔ اس سال خریف کی فصل تباہ ہوگئی ہے۔ کھیتوں میں فصلیں کٹ چکی ہیں اور اب ربیع بھی ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ صورتحال یہ ہے کہ بوائی کے اخراجات بھی پورے نہیں ہو رہے ہیں، لیکن مہاراشٹر کی حکومت کے پاس کسانوں کے مسائل پر توجہ دینے کا وقت نہیں ہے۔ نانا پٹولے نے کہا کہ یہ واضح ہوچکا ہے کہ بی جے پی کی حکومت کسان مخالف ہے۔ ہم نے ہمیشہ حکومت سے کسانوں سے متعلق سوالات کے جواب مانگے ہیں لیکن یہ اندھی، بہری، گینڈے کی کھال والی حکومت انہیں جان بوجھ کر نظر انداز کررہی ہے۔ کسان اس حکومت کی ترجیح نہیں ہیں بلکہ یہ صرف دہلی کی اشارے پر کام کررہی ہے۔ وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے ہیلی کاپٹر سے کھیتوں میں جاتے ہیں اور کسان ہونے کا ڈرامہ کرتے ہیں، لیکن ریاست کے غریب کسانوں کی قسمت ایسی نہیں ہے۔ لاکھوں روپے کا قرض لینے کے لیے انہیں اپنے اعضاء تک بیچنے کی نوبت آگئی ہے۔ بی جے پی حکومت صنعت کاروں کے لاکھوں کروڑوں کے قرض معاف کردیتی ہے، لیکن غریب کسانوں کے ایک لاکھ سے دو لاکھ تک کے قرضے بھی معاف نہیں کرتی ہے۔ نانا پٹولے نے کہا کہ وہ سرمائی اجلاس میں بی جے پی حکومت سے ریاست کے کسانوں کے سوالوں کے ساتھ ساتھ ہنگولی کے کسانوں کے سوالوں کے جواب طلب کریں گے۔

جامعہ اکل کوا میں معذورین اور ضرورتمندوں کو ذرائع آمدنی کی اشیا مولانا غلام محمد وستانوی، ریاستی وزیر عبدالستار کے ہاتھوں تقسیم



جلگاؤں (سعید پٹیل کی رپورٹ) ذرائع سے موصول خبر کے مطابق آج 23 نومبر کو نندوربار ضلع کے اکل کوا کے معروف قومی شہرت یافتہ ادارہ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے غریب اور نادار شہریوں میں روزی روٹی کے آمدنی ذرائع جیسے سلائی مشین، ہاتھ گاڑی اور معذور افراد کے لیے ہیل چیئر تقسیم کی گئیں۔ مولانا غلام محمد وستانوی اور ریاستی وزیر عبدالستار کے ہاتھوں یہ کار خیر انجام پذیر ہوا۔ اس میں تقریباً 400 افراد میں وہیل چیئرز اور روزی روٹی کے آمدنی کے ذرائع والی اشیاء تقسیم کیے گئے۔ اس موقع پر اقلیتی ترقی اور اوقاف کے وزیر عبدالستار نے زور دے کر کہا کہ جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے نافذ کیا گیا یہ اقدام قابل ستائش اور قابل تحسین اقدام ہے۔ عبدالستار نے اس موقع پر حاضرین کی رہنمائی کرتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام معذور بھائیوں کو ریلیف فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ضرورت مند لوگوں کو خود کفیل اور مالی طور پر خود کفیل بنانے میں کارگر ثابت ہوگا۔ اس موقع پر مولانا غلام محمد وستانوی، سابق وزیر ارجن راؤ کھوتکر، مولانا حذیفہ وستانوی، نیلیش پاٹل، مولانا جاوید پٹیل وغیرہ نمایاں طور پر موجود تھے۔

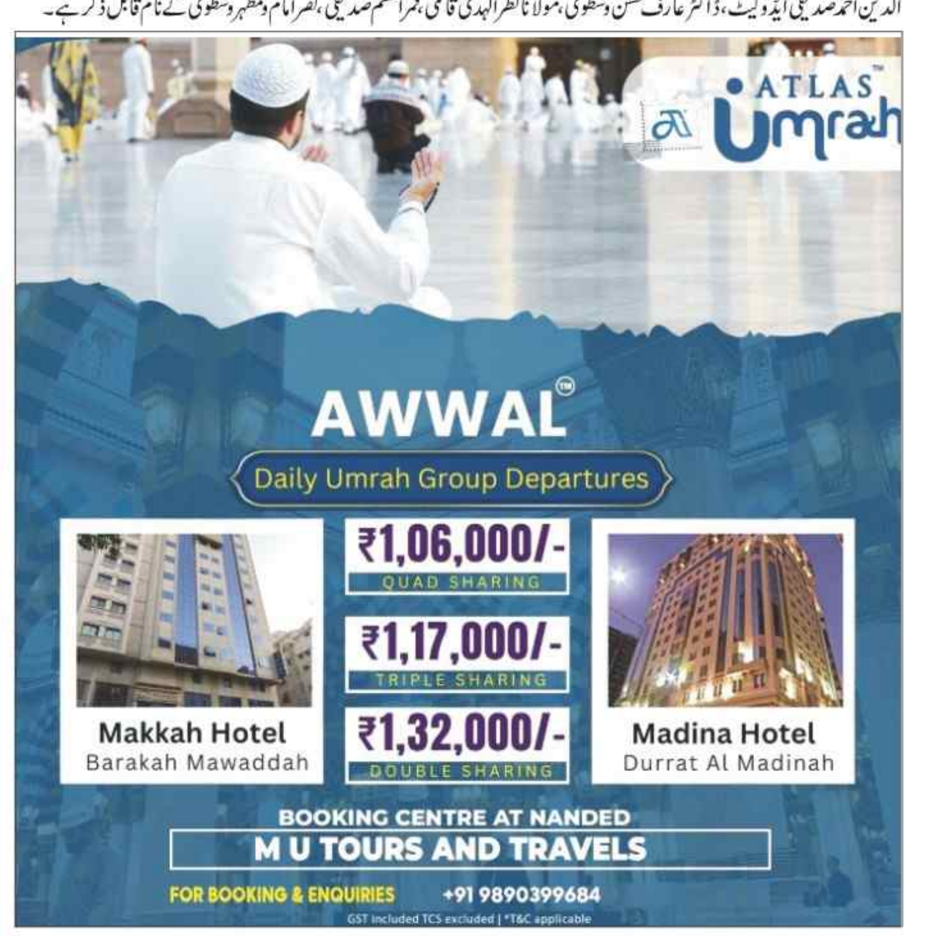
ڈاکٹر امام اعظم، ریجنل ڈائرکٹر کولکتہ، مانو کا انتقال، تعزیتی نشست کا انعقاد



حیدرآباد، 23؍نومبر (پریس نوٹ) ڈاکٹر امام اعظم ایک ادیب، شاعر، صحافی اور استاد کے علاوہ ایک اچھے انسان تھے۔ ان کا انتقال اردو یونیورسٹی کے لیے زبردست نقصان ہے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر صدیقی محمد محمود، وائس چانسلر انچارج نے کیا۔ وہ آج مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کی عمارتِ انتظامی کے کانفرنس ہال میں منعقدہ تعزیتی نشست کو مخاطب کر رہے تھے۔ اس نشست کا آج دوپہر اہتمام کیا گیا۔ قبل ازیں آج صبح مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے ریجنل ڈائرکٹر ڈاکٹر امام اعظم کا ان کی قیامگاہ واقع کولکتہ میں انتقال کر جانے کی اطلاع موصول ہوئی۔ وہ کل تک بھی بدستور کولکتہ میں واقع مانو کے ریجنل سنٹر میں خدمات انجام دے کر گھر واپس ہوئے تھے۔ ڈاکٹر سید اعجاز حسن امام اعظم ولد مرحوم ایم زیڈ ایم ظفر فاروقی کی عمر 63 برس تھی۔ پسماندگان میں اہلیہ ڈاکٹر زہرہ شمائل، ایڈیٹر تمثیل نو کے علاوہ دو فرزندان اور ایک دختر شامل ہیں۔ پروفیسر اشتیاق احمد، رجسٹرار نے آج کی تعزیتی نشست میں ڈاکٹر امام اعظم کو ایک متحرک اور فعال ادبی شخصیت قرار دیا اور ان کی دفتری اور ادبی خدمات ناقابل فراموش قرار دیتے ہوئے یونیورسٹی کی جانب سے قراردادِ تعزیت پڑھ کر سنائی۔ پروفیسر شگفتہ شاہین، او ایس ڈی I نے ڈاکٹر امام اعظم کے بارے میں بتایا کہ وہ ایک اچھے منتظم تھے۔ پروفیسر رضاء اللہ خان، ڈائرکٹر نظامت فاصلاتی تعلیم نے ان کے انتقال کی تفصیلات بیان کیں اور بتایا کہ وہ قلب کے عارضے میں مبتلا تھے۔ آج کی اس تعزیتی نشست میں اظہار خیال کرنے والوں میں پروفیسر نکہت جہاں، نظامت فاصلاتی تعلیم، پروفیسر فیض احمد، دربھنگہ، ڈاکٹر اعجاز اشرف، سری نگر؛ ڈاکٹر محمد احسن، بھوپال؛ ڈاکٹر ارشد اقبال، دربھنگہ؛ ڈاکٹر حسن الدین حیدر، پٹنہ؛ ڈاکٹر بدیع الدین، شعبۂ امتحانات بھی شامل تھے۔ ڈاکٹر اعظم کی آخری رسومات کل ان کے آبائی مقام دربھنگہ میں بعد نماز جمعہ ادا کی جائیں گی۔ پروفیسر علیم اشرف جائسی، صدر شعبۂ عربی نے دعائے مغفرت کی۔ جناب غلام محمد عبداللہ، سیکشن آفیسر تعلیمات کی قرأت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ آف لائن کے علاوہ ملک کے طول و عرض میں موجود یونیورسٹی کے ریجنل ڈائرکٹرس، اساتذہ و عملہ کے ارکان نے آن لائن اجلاس میں بڑی تعداد میں شرکت کی۔

ڈاکٹر امام اعظم کا انتقال ایک بڑا ادبی سانحہ: کاروان ادب

حاجی پور (ای میل) کاروان ادب، حاجی پور (ویشالی) کے صدر مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی اور جنرل سکریٹری انوار الحسن وسطوی نے اردو شعر و اَدب کی نامور شخصیت ڈاکٹر امام اعظم ریجنل ڈایریکٹر (مانو) کولکاتہ کے اچانک انتقال پر اپنے گہرے صدمے اور ملال کا اظہار کیا ہے، مولانا قاسمی اور جناب وسطوی نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ سرزمین بہار میں پروفیسر مناظر عاشق ہرگانوی کے بعد ڈاکٹر امام اعظم ہی دوسرے ادیب شاعر اور محقق تھے جنہوں نے کافی انہماک اور سرعت سے ادبی محاذ پر بڑے بڑے کارہا؟ نمایاں انجام دئے ابھی موصوف عمر کی اس منزل میں تھے کہ جن سے مزید توقعات وابستہ تھیں، لیکن جب خالق کائنات کا بلاوا آجاے تو پھر مرضی الٰہی کے سامنے کوئی چارہ نہیں چلتا ہے، ڈاکٹر امام اعظم ایک بڑے ادبی صحافی بھی تھے سہ ماہی تمثیل نو دربھنگہ، ان کی ادبی صحافت کی زندہ مثال ہے، موصوف نے اپنے اس رسالہ کو پوری اردو دنیا میں متعارف کرایا تھا، ان کا یہ رسالہ ملکی اور غیر ملکی سطح پر کافی مشہور رہا، ایسے متحرک، فعال اور اردو زبان کے شیدائی انسان کا رخصت ہوجانا واقعی باعث ملال ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے، انھیں جوار رحمت میں جگہ دے اور اردو زبان کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ جن دیگر ادباء، شعراء، دانشور اور صحافی حضرات نے ڈاکٹر امام اعظم کے انتقال پر اپنے صدمہ کا اظہار کیا ہے ان میں سید مصباح الدین احمد، نسیم الدین احمد صدیقی ایڈوکیٹ، ڈاکٹر عارف حسن وسطوی، مولانا نظر الہدیٰ قاسمی، قمر اعظم صدیقی، نصر امام و مظہر وسطوی کے نام قابل ذکر ہے۔



ڈاکٹر عبدالعلیم کی تصنیف ''علامہ ثناء اللہ امرتسری: حیات و خدمات'' کا اجراء
اسماک پبلی کیشنز ناندیڑ سے شائع کتاب کی ملک بھر میں پذیرائی



مالیگاؤں: 19 نومبر 2023ء بروز اتوار عصر بعد تا رات دس بجے گولڈن نگر کے سیٹھ محمد خلیل ہائی اسکول گراؤنڈ میں صوبائی جمعیت اہل حدیث مہاراشٹر کا صوبائی سطح کا دینی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ائمہ حرمین شریفین کے استاذ، محدث مکہ مکرمہ، مفتی و مدرس حرم علامہ وصی اللہ عباس مدنی صاحب، مکہ مکرمہ سے تشریف لائے، ان کے علاوہ ملک کے کئی ممتاز و مشاہیر اہل علم و فضل شریک ہو کر حاضرین سے خطاب فرمایا اور اس کانفرنس سے پوری ریاست کے لوگوں نے استفادہ فرمایا۔ اسی کانفرنس میں شہر ناندیڑ کی ایک علمی و دینی شخصیت جناب ڈاکٹر عبدالعلیم محمد سلیم جنھوں نے مناظر اسلام فاتح قادیان'' علامہ ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ'' کی حیات پر PhD کا مقالہ لکھا تھا اور اب اس شاہکار کو ایک ضخیم کتابی شکل میں شائع کیا۔ اس ضخیم و جامع کتاب کا اجراء اس تاریخی سیمپوزیم میں مفتیٔ حرم اور دیگر جید علماء کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ واضح رہے کہ اس کتاب کو اسماک پبلی کیشنز ناندیڑ نے شائع کیا ہے اور اسے ملک بھر میں ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ محض چند گھنٹوں میں کتاب کا پہلا ایڈیشن فروخت ہوگیا اور اب مصنف و پبلشر اس کے دوسرے ایڈیشن کی تیاری کررہے ہیں۔



خاتون کا پرس لے کر لٹیرے فرار

ناندیڑ۔۲۳؍نومبر (نامہ نگار): ناندیڑ شہر میں پچھلے کچھ دنوں سے سڑک پر پیدل جارہی خواتین کو لٹیرے نشانہ بنا کر ان کے زیورات چھین کر فرار ہورہے ہیں۔ گذشتہ شام بھی ایک خاتون کا پرس چھین کر دو لٹیرے فرار ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق نندی گرام ہاؤسنگ سوسائٹی کی خاتون جیوتی شیندارکر یہ شاردہ نگر روڈ پر سے شام ساڑھے چھ بجے کے وقت پیدل جارہی تھی۔ فیشن پرو موٹر سائیکل پر آئے ہوئے دو نامعلوم لٹیروں نے ان کے ہاتھ میں سے پرس چھین کر فرار ہوگئے۔ اس پرس میں موبائیل فون اور نقد رقم موجود تھی۔ ائیرپورٹ پولس اسٹیشن میں نامعلوم ملزمین کے خلاف کیس درج کیا گیا ہے۔

پانی میں ڈوب جانے سے خاتون کی موت

ناندیڑ۔۲۳؍نومبر (نامہ نگار): ناندیڑ ضلع کے دیگلور تعلقہ میں کپڑے دھونے کے لیے کھدان کے پاس گئی ہوئی ایک خاتون پانی میں ڈوب کر فوت ہوگئی۔ تفصیلات کے مطابق دیگلور تعلقہ کے چین پور کی خاتون میرابائی پاڑے وار ۳۲؍سال یہ گاؤں کے قریب کھدان میں جمع شدہ پانی کے پاس کپڑے دھونے کے لیے پہنچی تھی۔ اچانک اس کا پاؤں پھسل گیا اور وہ اس گہرے کھدان میں گر پڑی۔ پانی میں ڈوب جانے سے خاتون کی موت ہوگئی۔ گوتم پاڑے وار کی اطلاع پر دیگلور پولس اسٹیشن میں حادثاتی موت کا کیس رجسٹرڈ کیا گیا ہے۔

دوحہ میں سرسید ڈے کی تقریب کا شاندار انعقاد

دوحہ: قطر کی دارالحکومت دوحہ میں 17 نومبر بروز جمعہ، اورکس حیات ریجنسی ہوٹل کے جیڈ ہال میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی الیومنی ایسوسی ایشن قطر نے سرسید ڈے تقریب کا انعقاد کیا، جس میں علی گڑھ کے ابنائے قدیم اور ان کی فیملیز کے علاوہ بڑے پیمانے پر دوحہ کے عمائدین شہر نے شرکت کی۔ پروگرام کے مہمان خصوصی، قطر میں ہندوستان کے سفیر جناب وپیل صاحب تھے۔ ذاکر حسین کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، علی گڑھ کے پرنسپل اور اے ایم یو الیومنی کے ورلڈ کوآرڈینیٹر پروفیسر صفیان بیگ نے مہمان اعزازی کی حیثیت سے شرکت کی اور ''سرسید احمد خان: مسیحائے امن، فروغ و خیر سگالی'' کے موضوع پر پرمغز کلیدی خطبہ دیا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی الیومنی ایسوسی ایشن قطر کے صدر ڈاکٹر ندیم ظفر جیلانی نے اپنے استقبالیہ خطاب میں قوم و ملک پر سرسید کے احسانوں کو یاد کیا اور ایسوسی ایشن کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ تنظیم نے دوحہ میں کام کرنے والے مزدوروں کے لئے تین مفت طبی کیمپ، بلڈ ڈونیشن کیمپ، خواتین ایمپاورمنٹ کا پروگرام ''ذائقہ علی گڑھ'' اور اے ایم یو الیومنی ٹوسٹ ماسٹرز کلب کے تحت ممبران کی صلاحیتوں کو فروغ دینے اور اسے پروان چڑھانے کے لئے متواتر اقدامات کئے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں فلسطین کے مظلومین سے یکجہتی اور فوری جنگ بندی کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ مہمان خصوصی، سفیر ہند جناب وپیل نے تنظیم اور اس کی کارکردگی کی ستائش کی اور نئے ہندوستان کی تعمیر میں سرسید احمد خان کی خدمات کا اعتراف کیا۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ غزالہ یاسمین نے پروگرام کے حوالے سے ضروری ہدایات پیش کیں جبکہ ڈاکٹر آشا نصرت اور ڈاکٹر نعیم امان نے پروگرام کی نظامت کے فرائض بحسن و خوبی انجام دیے۔

پرنٹر، پبلیشر واونر: منتجب الدین منیر الدین نے روزنامہ ''ناندیڑ ٹائمز'' سمیع پرنٹرس نئی آبادی، مسجد کے پیچھے، ناندیڑ، مہاراشٹر ۴۳۱۶۰۲ سے چھپوا کر دفتر روزنامہ ''ناندیڑ ٹائمز'' نئی آبادی مسجد کے پیچھے، ناندیڑ، مہاراشٹر ۴۳۱۶۰۲ سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: منتجب الدین منیر الدین، موبائیل نمبر 9371994000, 9890145993
Printed, Published & Owned by Muntajibuddin Muneeruddin, Printed at Sami Printers, Nai Abadi, Behind Masjid, Nanded-(Maharashtra-431602) and Published at Nai Abadi, Behind Masjid, Nanded-(Maharashtra-431602)
Editor: Muntajibuddin Muneeruddin Phone/Fax: (02462) 255743 e-mail: nandedtimes@gmail.com, nandedtimes@yahoo.com